مجلس انصار اللہ برطانیہ کا تعلیمی، تربیتی اور معلوماتی مجلہ
جلد ۱۹ نمبر ۵

انصار الدین

ستمبر و اکتوبر ۲۰۲۲ء تبوک و اخاء ۱۴۰۱ ھجری شمسی صفر و ربیع الاول ۱۴۴۴ ھجری قمری

بَلَغَ العُلٰے بِکَمَالِه
کَشَفَ الدُّجٰے بِجَمَالِه
حَسُنَت جَمِیعُ خِصَالِه
صَلُّوا عَلَیهِ وَآلِه

پہنچے بلندیوں پہ، وہ ﷺ اپنے کمال سے
چھٹ گئے اندھیرے آپ ﷺ کے حسن و جمال سے
آپ ﷺ کی سبھی عادات مبارکہ اور سنتیں بہت پیاری ہیں
آپ ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل پر سلام ہو



National Amla Majlis Ansarulah UK with Amir sb UK at annual Ijtma 2022



Noor region was awarded 1st position in performance at the Majlis Ansarullah UK Ijtema 2022

مجلس انصاراللّٰہ برطانیہ کا تعلیمی، تربیتی اور معلوماتی مجلّہ

ستمبر و اکتوبر 2022ء

انصارالدین

جلد 19 نمبر 5

انصاراللّٰہ کا عہد

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ
وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

مَیں اقرار کرتا ہوں کہ اسلام احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت اور نظامِ خلافت کی حفاظت کے لئے انشاءاللہ تعالیٰ آخر دم تک جدوجہد کرتا رہوں گا اور اس کے لئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہوں گا۔ نیز مَیں اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔ (انشاءاللہ)

فہرست مضامین

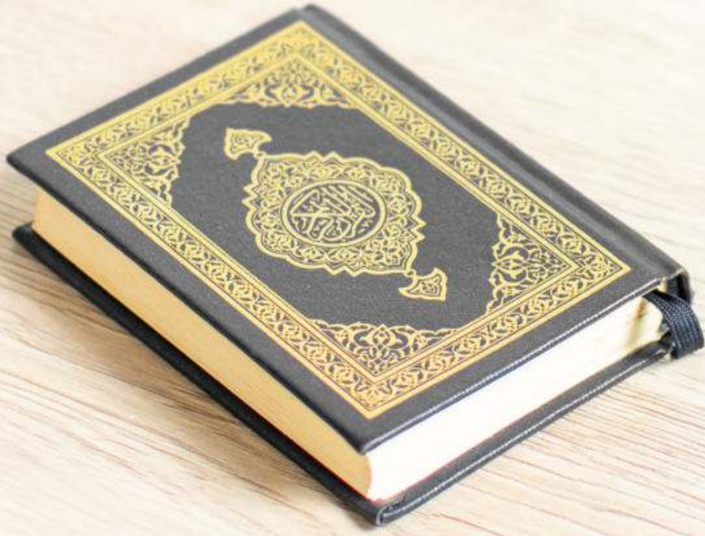
تمام انصار اپنا جائزہ لیں کہ کیا آپ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے تحت جماعت احمدیہ کی ترقیات اور احمدیوں کی حفاظت کے لئے روزانہ دو نفل ادا کر رہے ہیں اور ہفتہ وار نفلی روزہ کا اہتمام کر رہے ہیں؟

صدر مجلس: ڈاکٹر چوہدری اعجاز الرحمٰن
قائد اشاعت: مظفر احمد بھٹی

مدیر: محمود احمد ملک
نائبین: صفدر حسین عباسی
میر انجم پرویز

مینیجر: شفقت محمود ملک
ڈیزائننگ: عامر ملک

Ansaruddin
33 Gressenhall Road,
SW18 5QH London
United Kingdom
E: ansaruddin@ansarullahuk.org



درس القرآن

اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام میں زبان کی ایک بڑی خرابی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتا ہے:

وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۔ (سورۃ المومنون:4)

اور وہ جو لغو سے اعراض کرنے والے ہیں۔

لغویات کا تعلق زبان سے بھی ہے۔ زبان کی لغویات میں چغلی اور غیبت کا مرض بھی ہے جس پر ایک مومن کے لیے قابو پانا انتہائی ضروری ہے تاکہ اُس کی روحانی ترقیات جاری رہ سکیں۔

اس اخلاقی بیماری کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''ان کے علاوہ وہ حکم ہیں جو بندوں کو بندوں کے متعلق ہیں۔ مثلاً یہ کہ ایک دوسرے کے ساتھ خوش خلقی سے پیش آؤ، کسی کی غیبت نہ کرو، چغلی نہ کرو، کسی کے مال میں خیانت نہ کرو، کسی سے بغض اور کینہ نہ رکھو۔

عورتوں میں چغلی اور غیبت کی مرض بہت پائی جاتی ہے۔ اگر کسی کے متعلق کوئی بات سن لیں تو جب تک دوسری کے سامنے بیان نہ کرلیں انہیں چین نہیں آتا۔ جو بات سنتی ہیں جھٹ دوسری جگہ بیان کر دیتی ہیں۔ حالانکہ چاہیے یہ کہ اگر کوئی بھائی بہن کا نقص یا عیب بیان کرے تو اسے منع کر دیا جائے لیکن ایسا نہیں کیا جاتا۔

تو چغلی کرنا بہت بڑا عیب ہے۔ اتنا بڑا عیب ہے کہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض لوگ اسی کی وجہ سے جہنم میں ڈالے جائیں گے۔ ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہیں جارہے تھے کہ راستے میں دو قبریں آئیں۔ آپؐ وہاں ٹھہر گئے اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ ان قبروں کے مُردے ایسے چھوٹے چھوٹے گناہوں کی وجہ سے جہنم میں پڑے ہوئے ہیں کہ جن سے بآسانی بچ سکتے تھے لیکن بچے نہیں۔ ان میں سے ایک تو پیشاب کے چھینٹوں سے اپنے آپ کو نہیں بچاتا تھا اور دوسرا چغلی کرتا تھا۔

تو چغلی بہت بڑا عیب ہے۔ اس میں ہرگز مبتلا نہیں ہونا چاہیے۔ اگر تمہارے سامنے کوئی کسی کے متعلق برا کلمہ کہے تو اسے روک دو اور کہہ دو ہمیں نہ سناؤ بلکہ جس کا عیب ہے اُسے جا کر سناؤ۔ پھر اگر کوئی بات سن لو تو جس کے متعلق ہو اس کو جا کر نہ سناؤ تاکہ فساد نہ ہو۔''

(انوار العلوم جلد 5 صفحہ 161)

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

☆ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ سے قرض ادا کرنے کا تقاضا کیا اور گستاخی سے پیش آیا۔ آپؐ کے صحابہؓ کو اُس پر بڑا غصہ آیا اور اُسے بُرا بھلا کہنے لگے۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا: جانے دو، اسے کچھ نہ کہو کیونکہ جس نے کچھ لینا ہو اُسے کچھ نہ کچھ کہنے کا بھی حق ہوتا ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا: اسے اُسی عمر کا جانور دے دو جس عمر کا جانور اس نے وصول کرنا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ اس عمر کا تو نہیں مگر اس سے بڑی عمر کا جانور موجود ہے۔ آپؐ نے فرمایا: وہی اسے دے دو کیونکہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنا قرض زیادہ عمدہ اور اچھی صورت میں ادا کرتا ہے۔

(مسلم۔ کتاب البیوع)

☆ حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ مَیں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ سے آنحضرت ﷺ کے اندازِ گفتگو کے بارہ میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ آنحضرت ﷺ ...... اکثر چپ رہتے، بلاضرورت بات نہ کرتے، جب بات کرتے تو پوری وضاحت سے کرتے ...... نہ کسی کی مذمّت اور تحقیر کرتے اور نہ توہین و تنقیص۔ چھوٹی سے چھوٹی نعمت کو بھی بڑا ظاہر فرماتے۔ شکر گزاری کا رنگ نمایاں تھا۔ کسی چیز کی مذمّت نہ کرتے اور نہ اتنی تعریف کہ جیسے وہ آپؐ کو بے حد پسند ہو۔ ...... ہمیشہ میانہ روی شعار تھا۔ ......

(شمائل ترمذی۔ باب کیف کان کلام رسول اللہ ﷺ)

☆ حضرت شَدَّاد بن اَوسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی نماز میں یہ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! مَیں تیرے معاملات کے بارہ میں تجھ سے ثباتِ قدم اور رُشد کے بارہ میں عَزمِ صحیح کا طالب ہوں۔ اور مَیں تجھ سے تیری نعمت کا شکر ادا کرنے کی ہمّت اور احسن رنگ میں تیری عبادت کی توفیق کا طالب ہوں۔ اور مَیں تجھ سے قلبِ سلیم اور ہمیشہ صادق زبان کا طالب ہوں۔ اور مَیں تجھ سے ہر اُس خیر کا طالب ہوں جو تیرے علم میں ہے۔ اور مَیں ہر اُس شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو تیرے علم میں ہے۔ اور مَیں تجھ سے ان تمام امور میں، جو تیرے علم میں ہیں، مغفرت کا طالب ہوں۔

(سنن النسائی، کتاب السّھو)

☆ حضرت عبداللہؓ روایت کرتے ہیں کہ آپؐ ہمیں بعض کلمات سکھاتے تھے ...... (اور کلمات یہ تھے) اے اللہ! ہمارے دلوں میں باہم الفت ڈال اور ہمارے تعلقات کی اصلاح فرما اور ہمیں سلامتی کی راہوں پر چلا اور ہمیں اندھیروں سے بچا کر نور تک پہنچا اور ہمیں فواحش سے بچا، وہ ظاہری ہوں یا باطنی۔ اور ہمارے لیے ہماری سماعتوں اور ہماری بصارتوں اور ہمارے دلوں اور ہمارے ازواج اور ہماری اولادوں میں برکت ڈال اور ہماری توبہ قبول فرماتے ہوئے ہم پر نظرِ کرم فرما۔ یقیناً تُو ہی بہت توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اور ہمیں اپنی نعمت کا شکر کرنے والا بنا۔ اس پر تیرے ثنا خواں ہوں اور اس کے قابل اور اہل ہوں۔ اور اسے ہم پر تمام کردے۔

(سنن ابوداؤد۔ کتاب الصلوٰۃ)

امام الکلام ۔ کلام الامام علیہ الصلوٰۃ والسلام

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

☆ ’’اس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو۔ مخلوق کی بھلائی کے لیے کوشش کرتے رہو اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو، اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کیے جاؤ۔‘‘ (کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 11)

☆ ’’حکمت کی باتیں دلوں کو فتح کرتی ہیں لیکن تمسخر اور سفاہت کی باتیں فساد کرتی ہیں۔ جہاں تک ممکن ہو سکے سچی باتوں کو نرمی کے لباس میں بتاؤ۔...... بدی کا جواب بدی سے نہ دو، نہ قول سے نہ فعل سے تا خدا تمہاری حمایت کرے ...... اگر پاک علم کے وارث بننا چاہتے ہو تو نفسانی جوش سے کوئی بات منہ سے مت نکالو کہ ایسی بات حکمت اور معرفت سے خالی ہوگی۔‘‘ (نسیم دعوت۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 365)

☆ ’’ہر ایک سختی کی برداشت کرو۔ ہر ایک گالی کا نرمی سے جواب دو تا آسمان پر تمہارے لیے اجر لکھا جاوے۔‘‘ (نسیم دعوت۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 364)

☆ ’’کسی سے جھگڑا مت کرو، زبان بند رکھو، گالیاں دینے والے کے پاس سے چپکے سے گزر جاؤ گویا سنا ہی نہیں اور ان لوگوں کی راہ اختیار کرو جن کے لیے قرآن شریف نے فرمایا ہے وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا۔ اگر یہ باتیں اختیار کرلو گے تو یقیناً یقیناً اللہ تعالیٰ کے سچے مخلص بن جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ کو کسی رپورٹ کی حاجت نہیں۔ وہ خود دیکھتا ہے اور سنتا ہے۔ اگر تم تین ہو تو چوتھا خدا ہوتا ہے اس لیے خدا کو اپنا نمونہ دکھاؤ۔

اگر تمہارے نفسانی جوش اور بدزبانیاں ایسی ہیں جیسے تمہارے دشمنوں کی ہیں پھر تم ہی بتاؤ کہ تم میں اور تمہارے غیروں میں کیا فرق اور امتیاز ہوا؟ تمہیں تو چاہیے کہ ایسا نمونہ دکھاؤ کہ جو مخالف خود شرمندہ ہو جاوے۔ بڑا ہی عقلمند اور حکیم وہ ہے جو نیکی سے دشمن کو شرمندہ کرتا ہے۔

ہمیں اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ نرمی اور رفق سے معاملہ کرو۔ اپنی ساری مصیبتیں اور بلائیں خدا تعالیٰ پر چھوڑ دو۔ یقیناً سمجھو اگر کوئی شخص ایسا ہے کہ ہر شخص کی شرارت پر صبر کرتا ہے اور خدا پر اسے چھوڑتا ہے تو خدا تعالیٰ اسے ضائع نہیں کرے گا۔‘‘

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 131)

فرمودات

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’یادرکھیں! اگر کبھی کسی سے اختلاف ہو بھی جائے تو چاہے وہ اپنا ہو یا غیر زبان پر ہرگز گالی نہیں آنی چاہیے۔ ایک احمدی کی زبان ہمیشہ پاک اور صاف ہونی چاہیے کیونکہ گالی آنے کا مطلب ہی یہ ہے کہ آپ جھوٹ بول رہے ہیں، آپ کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے، اپنی بات کا ثبوت نہیں ہے جس کی وجہ سے غصہ میں آکر گالی گلوچ شروع کردی۔ اس لیے یہ گھٹیا طریق ہے جو کبھی بھی کسی احمدی کو اختیار نہیں کرنا چاہیے اور نوجوانوں کو، بچوں کو خاص طور پر جو نوجوانی کی عمر میں داخل ہو رہے ہیں اس طرف خاص توجہ دینی چاہیے اور ہر احمدی خادم کو، ہر طفل کو یاد رکھنا چاہیے کہ اس نے پاک زبان کا استعمال کرنا ہے۔ کبھی کسی سے اختلاف کی صورت میں، کسی اونچ نیچ کی صورت میں بھی کبھی غلط بات منہ پر نہیں لانی، کسی قسم کی گالی اور غلیظ بات اس کے منہ سے نہیں نکلنی چاہیے۔‘‘

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ دوم۔ صفحہ 110)

نیز فرمایا:

’’فضول گفتگو سے اجتناب کریں۔ آپس کی گفتگو میں دھیما پن اور وقار قائم رکھیں۔ سخت گفتگو، تلخ گفتگو سے پرہیز کرنا چاہیے کیونکہ محبت اور بھائی چارے کی فضا بھی اسی طرح پیدا ہوگی۔... بعض دفعہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر نوجوانوں میں تُو تُو مَیں مَیں شروع ہوجاتی ہے۔ اس سے اجتناب کرنا چاہیے، پرہیز کرنا چاہیے، بچنا چاہیے۔‘‘

(خطبات مسرور جلد دوم۔ صفحہ 542)

اسی طرح فرمایا:

’’چھوٹی چھوٹی باتیں ایک دوسرے پر مذاق ہو رہی ہوتی ہیں وہ بھی بعض دفعہ بڑی لڑائیوں کی صورت اختیار کرلیتی ہیں۔ ان سے بھی پرہیز کریں، اجتناب کریں اور زبان کی نرمی بڑی ضروری ہے...... اس بات کا خیال رکھیں کہ نرم زبان کا استعمال ہو اور کسی بھی قسم کی سختی دونوں طرف سے نہیں ہونی چاہیے اور پیار سے، محبت سے ایک دوسرے سے...... پیش آئیں۔‘‘

(خطبات مسرور جلد دوم۔ صفحہ 545)

اداریہ

پرہیز گار انسان بن جاؤ
تا تمہاری عمریں زیادہ ہوں اور تم خدا سے برکت پاؤ

علم نفسیات کی تعریف کی رُو سے ہر ایسی چیز منشّیات میں شمار ہوتی ہے جس کے استعمال کے بغیر کوئی انسان نارمل زندگی گزارنے کا اہل نہ ہو سکے۔ چنانچہ بعض بے ضرر اور عام سی اشیائے خورونوش بھی اسی زمرے میں آسکتی ہیں۔ مثلاً بعض لوگوں کو ایک دن اگر چائے نہ ملے تو سر میں درد ہو جاتا ہے، کسی کام کرنے کو دل نہیں کرتا جسم ٹوٹتا رہتا ہے اور چائے کی پیالی پیتے ہی سکون آجاتا ہے۔ لیکن ایسی ادویات اور دیگر مُضر اشیاء بھی آج بکثرت دستیاب ہیں جو باقاعدہ نشہ آور ہیں، جن کا فائدہ نہ ہونے کے برابر ہے اور اُن کا استعمال سراسر نقصان ہے۔ اُن کی تیاری کا مقصد بھی یہی ہے کہ دوسروں کو ان کا عادی بنا کر مالی منفعت حاصل کی جائے۔ ان کے استعمال کے بعد دماغ کی کارکردگی متاثر ہو جاتی ہے۔ کسی دوا کے کھانے کے بعد نیند آنے لگتی ہے اور کسی دوا کے استعمال سے نیند اُڑ جاتی ہے اور کسی دوا کی عدم دستیابی پر انسان کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ہی جاتی رہتی ہے۔ اس کی ایک مثال سگریٹ کی عادت ہے۔ چنانچہ سگریٹ نوشی کے عادی افراد اگر ایک دن بلکہ چند گھنٹے بھی تمبا کو نوشی نہ کر سکیں تو اُنہیں عجیب بے چینی کا سامنا ہوتا ہے۔ کسی کام میں دل نہیں لگتا، کوئی کام کرنا بھی چاہیں تو توجہ قائم نہیں رہتی۔ لیکن صرف سگریٹ کے دو کش لگاتے ہی تمام اداسی غائب ہو جاتی ہے اور زندگی معمول پر آجاتی ہے۔ پس عام تعریف میں نشہ وہ چیز ہے جس سے دماغ کی کارکردگی متاثر ہو جائے یعنی اس کی ایسی عادت پڑ جائے کہ اس کے استعمال کے بغیر جینا دوبھر ہو جائے۔

سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اپنی پیاری جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”اے عقلمندو! یہ دنیا ہمیشہ کی جگہ نہیں۔ تم سنبھل جاؤ۔ تم ہر ایک بے اعتدالی کو چھوڑ دو۔ ہر ایک نشہ کی چیز کو ترک کرو...... ہر ایک نشہ جو ہمیشہ کے لیے عادت کر لیا جاتا ہے وہ دماغ کو خراب کرتا اور آخر ہلاک کرتا ہے۔ سو تم اس سے بچو۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ تم کیوں ان چیزوں کو استعمال کرتے ہو جن کی شامت سے ہر ایک سال ہزارہا تمہارے جیسے نشہ کے عادی اس دنیا سے کوچ کرتے جاتے ہیں اور آخرت کا عذاب الگ ہے۔ پرہیز گار انسان بن جاؤ تا تمہاری عمریں زیادہ ہوں اور تم خدا سے برکت پاؤ۔ حد سے زیادہ عیاشی میں بسر کرنا لعنتی زندگی ہے۔ حد سے زیادہ بدخلق اور بے مہر ہونا لعنتی زندگی ہے۔“ (کشتی نوح۔ روحانی خزائن۔ جلد 19 صفحہ 70)

اگرچہ آج دنیا کا کوئی معاشرہ اور خطّہ ایسا نہیں ہے جو نشہ آور اشیاء کے استعمال سے کلیۃً پاک ہو لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ بحیثیت مجموعی اس بلا سے بہت حد تک محفوظ نظر آتی ہے جس کی وجہ صرف یہ ہے کہ ہمارے سر پر ایک ایسے بابرکت وجود کا سایہ ہے جس نے احمدی نسلوں کی حفاظت کے لیے اپنے آرام کو قربان اور اپنی دعاؤں کو وقف کر رکھا ہے۔ تاہم یہ بھی حقیقت ہے کہ ہماری نسلیں بیرونی اثرات کے زیر اثر معاشرتی بداثرات سے متأثر ہوتی جارہی ہیں کیونکہ تعلیمی اداروں سے لے کر دوستوں کی محفلوں تک ہر جگہ ایسے عوامل پائے جاتے ہیں جو کسی نہ کسی حد تک نوجوانوں میں سرایت کر سکتے ہیں۔ پس انصار کی خاص طور پر یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے گھروں، مساجد اور اپنے ماحول میں موجود احمدی بچوں پر شفقت کی نگاہ رکھیں اور مجلس انصار اللہ کے اپنے عہد کے مطابق اپنی نسلوں کی تربیت اور معاشرتی بداثرات سے اُن کو محفوظ رکھنے کے لیے ہر ممکن کوشش کریں تا کہ ہماری آئندہ نسلیں اسلام احمدیت کی سچی خادم، حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کی عاشق صادق اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے عظیم الشان مقاصد کو پورا کرنے والی ہوں اور ہمارے لیے بھی بخشش کا ذریعہ بن جائیں۔ ہمیں چاہیے کہ اس اہم ترین ذمہ داری کی ادائیگی کے لیے خاص طور پر دعاؤں اور صدقات سے بھی مدد لیں۔

اپنے ماحول میں رہنے والوں کو نشے کی عادت میں مبتلا ہونے سے بچانے لیے کم از کم تین اقدامات کی ضرورت ہوتی ہے:

اوّل یہ کہ بہت چھوٹی عمر سے نشہ کے متعلق تعلیم اور تربیت کی جائے اور تمام نشہ آور اشیاء کے استعمال سے نفرت ابتدائی عمر میں ہی ذہن نشین کروادی جائے۔ یعنی اس کی عادت ہی پڑنے نہ دی جائے۔ مثلاً ہمیں اپنے بچوں کو بچپن سے ہی آگاہ کرتے رہنا چاہیے کہ سگریٹ نوشی نشہ ہے اور صحت کو نقصان پہنچاتا ہے۔ اسی طرح شراب اور افیم وغیرہ کے متعلق بچوں کو علم دیا جائے کہ یہ نقصان پہنچانے والی چیزیں ہیں اور ان سے بچنا ضروری ہے۔ دوم یہ کہ ایسی قباحتوں کو فروغ دینے والوں کے خلاف قانون کے مطابق سخت تعزیری کارروائی کی کوشش کی جائے۔ اور سوم یہ کہ اگرچہ حکومت اور معاشرے کا فرض ہے کہ نشہ آور اشیاء کے خلاف ایسے قوانین بنائیں جن کے ذریعے سے نشہ آور چیزوں کی فراہمی نہ ہو سکے لیکن والدین اور قوم کے تمام دوسرے بزرگوں کو عمومی طور پر اس امر کی نگرانی کرنی چاہیے کہ اُن کے ماحول اور معاشرے میں کسی قسم کی نشہ آور چیزیں دستیاب نہ ہو سکیں اور ہر عمر کے لوگ ان چیزوں سے دُور رہیں۔ اگرچہ برطانیہ میں ایک خاص عمر سے کم عمر کے افراد کو سگریٹ یا شراب فروخت کرنا انتہائی سنگین جرم ہے لیکن حیرت ہے کہ ایک چیز جو اٹھارہ سال سے کم عمر کے لوگوں کے لیے اتنی مضر ہے تو اس عمر کے بعد وہی چیز مضر کیوں نہیں رہتی۔ دراصل مالی منفعت کی وابستگی نے قوانین کو بھی محدود کر رکھا ہے۔

اس حوالے سے یہ امر بھی ملحوظ رکھنا چاہیے کہ اگر خدانخواستہ ہمارا کوئی بچہ یا کوئی بھائی اس بدعادت کا شکار ہو جائے تو ناجائز ڈانٹ ڈپٹ اور غیر ضروری جبر اختیار کرنے کی بجائے ہمدردی، محبت اور دعا کے ساتھ اُس کی مدد اور رہنمائی کرنی چاہیے۔ گو کہ ہر نشہ آور چیز کی عادت چھڑانے کا علاج مختلف ہے لیکن بعض ایسے اصول بھی ہیں جو ہر نشے کی عادت کے دور کرنے اور اس سے چھٹکارا پانے کے لیے استعمال ہو سکتے ہیں۔ مثلاً ان لوگوں کو بار بار قرآن کریم کی اس تعلیم سے آگاہ کیا جائے کہ ''اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! یقیناً مدہوش کرنے والی چیز اور جؤا اور بُت اور تیروں سے قسمت آزمائی یہ سب ناپاک شیطانی عمل ہیں پس ان سے پوری طرح بچو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔'' (سورۃ المائدہ:91)

ایک اور جگہ فرمایا: ''وہ تجھ سے شراب اور جوئے کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ تُو کہہ دے کہ ان دونوں میں بڑا گناہ (بھی) ہے اور لوگوں کے لیے فوائد بھی اور دونوں کا گناہ (کا پہلو) ان کے فائدہ سے بڑھ کر ہے......'' (البقرہ:220)

نشہ کے زیرِ اثر اپنے ہوش و حواس پر قابو نہ رکھ سکنے والوں کو تو قرآن کریم نے یہ ہدایت بھی دی ہے کہ ''اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم نماز کے قریب نہ جاؤ جب تم پر مدہوشی کی کیفیت ہو۔ یہاں تک کہ اس قابل ہو جاؤ کہ تمہیں علم ہو کہ تم کیا کہہ رہے ہو......'' (سورۃ النساء:44)

ہم جانتے ہیں کہ بعض نشہ آور اشیاء بازار میں فروخت ہونے والی دواؤں میں بھی استعمال ہوتی ہیں۔ چنانچہ بعض لوگ مخصوص دواؤں کے نشے میں بھی مبتلا ہو سکتے ہیں۔ بہرحال قرآن کریم نے یہ سنہری اصول ہمارے لیے زندگی گزارنے میں بہت مددگار ہو سکتا ہے کہ ایسی چیزوں سے بچنا چاہیے جن کے نقصانات ان کے فوائد سے زیادہ ہوں۔

احمدی معاشرے میں سگریٹ نوشی کے خلاف خاص طور پر ردّ عمل دکھانے کی ضرورت ہے کیونکہ یہ بدعادت دراصل کئی جسمانی اور اخلاقی بیماریوں کا پیش خیمہ ہو سکتی ہے بلکہ بہت سے افراد میں اسی عادت کی شدّت دیگر نشوں میں مبتلا ہونے کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ بہرحال جو دوست اسے ترک کرنا چاہتے ہیں اُن کے لیے انسانی دماغ پر کی جانے والی یہ تحقیق دلچسپی کا باعث ہوگی کہ ہلکی ورزش بھی تمباکو نوشی ترک کرنے میں مدد کر سکتی ہے۔ یہ تحقیق ایک تحقیقی جریدے 'سائیکو فارمالوجی' میں شائع کی گئی تھی۔ اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ ورزش کے نتیجے میں دماغ کے عمل میں ہونے والی تبدیلی سے سگریٹ پینے کی خواہش کم ہو سکتی ہے۔ اس تحقیق نے اُن شواہد کی بھی تائید کر دی ہے کہ ورزش سے نکوٹین اور دوسری چیزوں کے نشے کو دُور کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ اور یہ کہ صرف درمیانے درجے کی ورزش سے نکوٹین پینے کی خواہش میں نمایاں کمی واقع ہو سکتی ہے۔ اس تحقیق میں شامل سگریٹ نوشوں کے ایک گروپ کو دس منٹ تک سائیکل چلانے کی ورزش کے بعد جبکہ ایک دوسرے گروپ کو بغیر ورزش کے ہی ایسی تصاویر دکھائی گئیں جن میں سگریٹ نوشی کی تحریک کی گئی تھی۔ پھر ان تمبا کو نوشوں سے نکوٹین پینے کی خواہش کے بارے میں پوچھا گیا اور ان کے دماغ کا سکین بھی کیا گیا، جس سے معلوم ہوا کہ دونوں گروپوں کے دماغوں میں تصاویر دیکھنے سے مختلف قسم کی تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں۔ ورزش نہ کرنے والوں کے دماغ کے اُن حصوں میں نمایاں سرگرمی دیکھی گئی جو تمباکو نوشی کے لیے تحریک کرتے ہیں جبکہ ورزش کرنے والے گروپ کے دماغ کے اُن حصوں میں کوئی سرگرمی دکھائی نہیں دی۔ اس سے قبل اسی یونیورسٹی میں کی جانے والی ایک تحقیق سے یہ ظاہر ہوا تھا کہ ورزش سے نکوٹین کی خواہش میں کمی آسکتی ہے۔

خدا تعالیٰ ہمیں اور ہماری نسلوں کو ہر بدعادت اور ہر شر سے محفوظ رکھتے ہوئے اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(محمود احمد ملک)

آپ کے خطوط
اور
ایک ضروری تصحیح

مکرمی ایڈیٹر صاحب رسالہ انصارالدین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مبارک ہو، آپ کی ادارت میں انصارالدین کی ہر اشاعت میں بہت سے قیمتی مضامین باغ و بہار کا سماں پیدا کرتے رہتے ہیں جن سے علم اور عرفان میں اضافہ ہوتا ہے۔ اللھم زد و بارک۔ آمین

اس کی دو سابقہ اشاعتوں میں حضرت مہاشہ محمد عمر صاحب مرحوم (سابق یوگندر پال) کے حالات شائع ہوئے ہیں۔ یہ مضامین پڑھ کر مرحوم اور ان کے اہل وعیال کے لیے دل سے دعائیں نکلیں۔

اتنے اعلیٰ پایہ کے مضامین میں جہاں درجنوں قیمتی معلومات کا روحانی مائدہ آپ نے پیش فرمایا ہے وہاں بعض اوقات ایک آدھ ناقابل ذکر معمولی سا سہو ہو جانا قرین قیاس ہے۔ لیکن کیونکہ علمی تحقیقی مضامین سے استفادہ کرتے ہوئے نَوآموز لکھاری نقل در نقل کر دیتے ہیں اس لیے تصحیح کی خاطر معروض ہوں کہ اِس مضمون کی پہلی قسط میں (جنوری فروری 2022ء۔ جلد 19 شمارہ 1۔ صفحہ 18 پر) درج کیا گیا ہے کہ پنڈت دیانند صاحب جو شدید معاند اسلام تھے، انہوں نے کتاب ''رنگیلا رسول'' لکھی تھی وغیرہ۔

حقیقت یہ ہے کہ پنڈت دیانند تو 30/ اکتوبر 1883ء کو سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق وفات پا گئے تھے۔ (تاریخ احمدیت جلد اوّل صفحہ 229) اور کتاب ''رنگیلا رسول'' مئی 1924ء میں شائع ہوئی اور اس کا مصنف بدنام زمانہ راج پال تھا۔ (تاریخ احمدیت لاہور۔ صفحہ 346 ، صفحہ 482)۔

''رنگیلا رسول'' کا جواب لکھنے کے لیے سیّدنا حضرت مصلح موعودؓ نے احمدی علماء کا جو پینل مقرر فرمایا تھا اس میں حضرت مہاشہ محمد عمر صاحب (پیدائش 1907ء) بھی شامل تھے۔

والسلام

خاکسار

لئیق احمد طاہر

(مربی سلسلہ شعبہ تربیت یو کے)

(قارئین سے درخواست ہے کہ مذکورہ مضمون میں تصحیح فرما لیں۔ ادارہ اس سہو پر معذرت خواہ ہے۔)

بہشت میں داخل ہونے کا سیدھا راستہ
شرک اور رسوم پرستی سے اجتناب

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''چونکہ قرآن کریم واحادیث صحیحہ نبویہ سے ظاہر و ثابت ہے کہ ہر ایک شخص اپنے کنبہ کی عورتوں وغیرہ کی نسبت جن پر وہ کسی قدر اختیار رکھتا ہے سوال کیا جائے گا کہ آیا بے راہ چلنے کی حالت میں اس نے ان کو سمجھایا اور راہ راست کی ہدایت کی یا نہیں۔ اس لیے میں نے قیامت کی باز پرس سے ڈر کر مناسب سمجھا کہ ان مستورات و دیگر متعلقین کو (جو ہمارے رشتہ دار و اقارب و واسطہ دار ہیں)...... محض ہمدردی کی راہ سے حق نصیحت پورا کرنے کے لیے بذریعہ اس اشتہار کے ان سب کو اور دوسری مسلمان بہنوں اور بھائیوں کو خبردار کرنا چاہا تا ہماری گردن پر کوئی بوجھ باقی نہ رہ جائے اور قیامت کو کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ ہم کو کسی نے نہیں سمجھایا اور سیدھا راہ نہیں بتایا۔

سو آج ہم کھول کر بآواز بلند کہہ دیتے ہیں کہ سیدھا راہ جس سے انسان بہشت میں داخل ہوتا ہے یہی ہے کہ شرک اور رسم پرستی کو چھوڑ کر دین اسلام کی راہ اختیار کی جائے اور جو کچھ اللہ جل شانہ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور اس کے رسول کریم ﷺ نے ہدایت کی ہے اس راہ سے نہ بائیں طرف منہ پھیریں اور نہ دائیں طرف اور ٹھیک ٹھیک اسی راہ پر قدم ماریں اور اس کے برخلاف کسی راہ کو اختیار نہ کریں۔''

(اشتہار بغرض تبلیغ وانذار۔ مجموعہ اشتہارات جلد 1 (جدید ایڈیشن) صفحہ 84)

رسالہ ''انصارالدین'' میں برائے اشاعت موصول ہونے والے بہت سے مضامین مختلف وجوہات کی بِنا پر شاملِ اشاعت نہیں کیے جا سکتے۔

ہماری درخواست ہے کہ

اگر آپ رسالہ انصارالدین کے لیے قلمی خدمت کرنا چاہتے ہیں

تو براہ کرم کسی بھی موضوع پر اپنا مضمون رقم کرنے سے قبل

ہم سے تبادلۂ خیال ضرور کر لیں

تا کہ آپ کی محنت صحیح سمت میں اور باثمر ہو:

07443396495

مجلس انصاراللہ برطانیہ کے 39ویں سالانہ اجتماع 2022ء کا بخیر و خوبی انعقاد

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اختتامی اجلاس میں تشریف آوری اور بصیرت افروز خطاب

برطانیہ بھر سے 3606/انصار سمیت چار ہزار سے زائد افراد جماعت کی شمولیت۔ نہایت مفید معلوماتی و تبلیغی نمائش

علمی و ورزشی مقابلہ جات کا انعقاد۔ علمائے سلسلہ کی تربیتی تقاریر اور معلوماتی پریزنٹیشنز کا انعقاد

(رپورٹ: محمود احمد ملک ناظم رپورٹنگ سالانہ اجتماع 2022ء)

مجلس انصاراللہ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے بانی تنظیم انصاراللہ سیّدنا حضرت مصلح موعودؓ نے ارشاد فرمایا تھا:

’’اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جماعت کی دماغی نمائندگی انصاراللہ کرتے ہیں اور اس کے دل اور ہاتھوں کی نمائندگی خدام الاحمدیہ کرتے ہیں۔ جب کسی قوم کے دماغ، دل اور ہاتھ ٹھیک ہوں تو وہ قوم بھی ٹھیک ہوجاتی ہے۔ پس مَیں پہلے تو انصاراللہ کو توجہ دلاتا ہوں کہ ان میں سے بہت سے وہ ہیں جو یا صحابی ہیں یا کسی صحابی کے بیٹے ہیں یا کسی صحابی کے شاگرد ہیں، اس لیے جماعت میں نمازوں، دعاؤں اور تعلق باللہ کو قائم رکھنا ان کا کام ہے۔ ان کو تہجد، ذکرِ الٰہی اور مساجد کی آبادی میں اتنا حصہ لینا چاہیے کہ نوجوان ان کو دیکھ کر خود ہی ان باتوں کی طرف مائل ہوجائیں۔‘‘ (سبیل الرشاد جلد اول صفحہ 191)

افراد جماعت کو اُن کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلانے کے لیے جماعتی سطح پر اور ذیلی تنظیموں کے تحت مختلف تعلیمی، تربیتی اور اصلاحی پروگراموں کا انعقاد سارا سال ہی جاری رہتا ہے۔ بلاشبہ ذیلی تنظیم کی سطح پر ان پروگراموں کی مرکزی حیثیت سالانہ نیشنل اجتماعات کو حاصل ہوتی ہے۔ امسال جب مجلس انصاراللہ برطانیہ کے سالانہ اجتماع کا انعقاد ہوا تو یہ اجتماع کئی پہلوؤں سے منفرد اور بابرکت حیثیت کا حامل تھا کیونکہ برطانیہ بھر کے انصار کی منتظر نگاہیں تین سال کے وقفے کے بعد اپنے اجتماع میں اپنے پیارے آقا سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیارت اور بابرکت کلمات سے براہ راست فیضیاب ہوئیں۔ امرِ واقعہ یہ ہے کہ احباب جماعت اپنے محبوب امام کی زیارت سے فیضیاب ہونے اور پیارے آقا کی زبان مبارک سے پاکیزہ کلمات سننے کے لیے جس پُرخلوص محبت، اشتیاق اور ولولے کا اظہار کرتے ہیں اس کی مثال دنیا بھر میں کسی بھی دوسری جماعت میں ملنا ناممکن ہے۔

خداتعالیٰ کے فضل سے مجلس انصاراللہ برطانیہ کا 39واں سالانہ سہ روزہ اجتماع بتاریخ 16-17-18/ستمبر 2022ء کو Old Park Farm Kingsley, Hampshire میں منعقد ہوا۔ ایک ہفتے قبل اسی مقام پر مجلس خدام الاحمدیہ (اور مجلس اطفال الاحمدیہ) یوکے کے سالانہ اجتماعات کا انعقاد ہوا تھا اور اس ہفتے پردے کی رعایت کے ساتھ مجلس انصاراللہ برطانیہ اور لجنہ اماء اللہ برطانیہ کے اجتماعات کا انعقاد ہورہا تھا۔ ان اجتماعات کی منفرد اہمیت کی ایک وجہ تو یہی ہے کہ عالمی وبا کووِڈ19 کی تکلیف دہ بیماری پر بڑی حد تک قابو پانے کے بعد امسال جلسہ سالانہ برطانیہ کے انعقاد کے قریباً ایک ماہ بعد تینوں ذیلی تنظیموں کے سالانہ اجتماعات اُسی بابرکت ماحول میں اپنی سابقہ شاندار روایات کے ساتھ نہایت کامیابی سے منعقد ہوئے جس ماحول میں تین سال پہلے تک منعقد ہوتے چلے آرہے تھے۔

ہم انصار کی یہ بھی خوش قسمتی تھی کہ اجتماع کے تیسرے روز اختتامی اجلاس کی صدارت حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بنفسِ نفیس مقامِ اجتماع میں رونق افروز ہوکر فرمائی اور انصار کو نہایت پُرحکمت نصائح پر مشتمل بصیرت افروز خطاب سے نوازا جسے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعے براہ راست نشر بھی کیا گیا۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ اُسی روز قبل از دوپہر لجنہ اماء اللہ برطانیہ کے سالانہ اجتماع کا اختتامی اجلاس بھی منعقد ہوا جس میں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد فرمودہ اختتامی خطاب کو بھی انصار نے براہ راست سننے کی سعادت حاصل کی۔ گویا خطبہ جمعہ سمیت تین دن میں تین بابرکت خطابات سے احباب جماعت کو استفادہ کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔ بلاشبہ حضورانور کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ اپنی انتہائی مصروفیات کے باوجود اپنے غلاموں کے لیے انتہائی شفقت و محبت کا اظہار فرماتے ہیں۔ جَزَاهُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاء۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضورانور کی نصائح پر عمل کرنے اور حقیقی معنوں میں انصاراللہ بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اجتماع کا پہلا دن جمعۃ المبارک 16/ستمبر 2022ء

مقامِ اجتماع میں مقیم ڈیوٹی پر موجود انصار اور بعض دیگر احباب نے صبح ساڑھے چار بجے نماز تہجد باجماعت ادا کی اور بعدازاں ساڑھے پانچ بجے نماز فجر باجماعت ادا کی گئی جس کے بعد درس دیا گیا۔

اجتماع کے لیے رجسٹریشن کا آغاز صبح گیارہ بجے ہوا۔ اس مقصد کے لیے تین کاؤنٹر قائم تھے۔ پہلے کاؤنٹر پر کووِڈ کا ٹیسٹ کیا جارہا تھا۔ اس کے بعد رجسٹریشن کا مرحلہ تھا اور تیسرے کاؤنٹر پر حاضری لگواتے ہوئے حفاظتی دروازے سے مقامِ اجتماع میں داخل ہوا جاسکتا تھا۔ رجسٹریشن کے وسیع خیمہ سے متّصل اجتماع کی انتظامیہ کے دفاتر کے علاوہ نیشنل شعبہ تجنید، ہیومینٹی فرسٹ اور بعض دیگر اداروں کے دفاتر و سٹالز لگائے گئے تھے۔

رجسٹریشن کے مراحل طے کرنے کے بعد مقامِ اجتماع میں داخل ہونے کے

بعد سامنے ہی لوائے انصاراللہ اور برطانیہ کا قومی پرچم لہراتے ہوئے نظر آتے تھے۔ وسیع و عریض سبزہ زار میں کسی بھی جگہ کھڑے ہوکر سارے مقامِ اجتماع کا جائزہ لیا جا سکتا تھا۔ مجلس اور اجتماع کی انتظامیہ کے دفاتر کے علاوہ خصوصی مہمانان کے لیے استقبالیہ، تبلیغ، رہائشگاہ، طعام گاہ، بنیادی طبّی امداد، ہومیوپیتھی وغیرہ کے خیمہ جات کی نشاندہی بڑے بڑے بینرز کے ذریعے کی گئی تھی۔

پروگرام کے مطابق مقامِ اجتماع میں موجود انصار نے پیارے آقا سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ سماعت کیا جو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حسب معمول مسجد مبارک اسلام آباد (یوکے) میں ارشاد فرمایا تھا اور مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل کے ذریعے براہ راست پیش کیا گیا تھا۔ بعدازاں مقامی طور پر نماز جمعہ ادا کی گئی جس کی امامت مکرم حافظ اعجاز احمد صاحب معاون صدر نے کی۔

افتتاحی اجلاس

اجتماع کا افتتاحی اجلاس مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ کی زیرِصدارت ساڑھے پانچ بجے شام منعقد ہوا۔ اس سے قبل اجتماع گاہ کے مرکزی دروازے کے سامنے نصب کیا جانے والا لوائے انصاراللہ مکرم امیر صاحب نے لہرایا جبکہ مکرم ڈاکٹر چودھری اعجاز الرحمٰن صاحب صدر مجلس انصاراللہ برطانیہ نے برطانیہ کا قومی پرچم لہرایا۔ بعدازاں مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی۔

اجلاس کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم محمد ظفراللہ احمدی صاحب نے کی۔ مکرم لطف الرحمٰن صاحب نے آیاتِ کریمہ کا انگریزی ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ پھر مکرم ڈاکٹر چودھری اعجاز الرحمٰن صاحب صدر مجلس انصاراللہ برطانیہ کی اقتدا میں انصار نے کھڑے ہوکر اپنا عہد دہرایا۔ مکرم محمد آصف چغتائی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا منظوم کلام ''وقت کم ہے بہت ہیں کام چلو'' پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے افتتاحی تقریر کی جس میں آپ نے احمدی خاندانوں میں بچوں کی تربیت کے حوالے سے اپنے مشاہدات کی روشنی میں توجہ دلائی نیز تعلق باللہ پیدا کرنے اور خلافت احمدیہ کی اطاعت اور خلیفہ وقت کے ساتھ محبت بڑھانے کے لیے عملی کوشش کرنے پر زور دیا۔ دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا جو مکرم امیر صاحب نے کروائی۔

مکرم امیر صاحب نے چند ایسے طلبہ میں میڈل بھی تقسیم کیے جنہوں نے گذشتہ سال تعلیمی اعزازات حاصل کیے تھے اور اُن کے اسماء کا اعلان جلسہ سالانہ یوکے کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی موجودگی میں کیا جاچکا تھا۔

اجلاس دوم

اجتماع کا اجلاسِ دوم مکرم رفیع احمد بھٹی صاحب نائب صدر مجلس انصاراللہ برطانیہ و ناظم اعلیٰ اجتماع کمیٹی کی زیرِصدارت منعقد ہوا۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ مبارک احمد صاحب نے کی۔ آیاتِ کریمہ کا انگریزی ترجمہ مکرم حکیم مینسا (Hakeem Mensah) صاحب نے پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم فضل الرحمٰن صاحب استاذ جامعہ احمدیہ یوکے نے ''ذکرِ حبیب علیہ السلام'' کے موضوع پر اردو زبان میں تقریر کی اور اصحابِ احمد کی روایات کی روشنی میں سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلو بیان کیے۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس انصاراللہ برطانیہ کے سالانہ اجتماع 2021ء سے خطاب کرتے ہوئے انصار کو توجہ دلائی کہ

''دین کا پیغام دنیا کے کونے کونے میں پھیلانا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ اس کے لیے ہمیں تعلق باللہ میں بھی ترقی کرنی ہوگی، تقویٰ میں بھی ترقی کرنی ہوگی، اپنے علم کو بڑھانے کی کوشش بھی کرنی ہوگی، اللہ تعالیٰ کے احکامات پر پوری طرح کاربند رہنے کے لیے بھی کوشش کرنی ہوگی۔''

اس کے بعد گذشتہ سال مختلف شعبہ جات میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والوں میں انفرادی اور مجالس کی سطح پر انعامات تقسیم کیے گئے۔ اس کے بعد طعام اور تیاری نماز کا وقفہ ہوا اور پھر نماز مغرب و عشاء باجماعت ادا کی گئیں اور اس طرح پہلے روز کا پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

اجتماع کا دوسرا دن۔ ہفتہ 17 ستمبر 2022ء

نماز تہجد اور نماز فجر کی باجماعت ادائیگی اور درس سے اجتماع کے دوسرے روز کا آغاز ہوا۔ صبح سات بجے اجتماع کی رجسٹریشن کا آغاز کردیا گیا اور مہمان انصار پُرتکلف ناشتے سے لطف اندوز ہوئے جو پائے، چنے اور حلوے پر مشتمل تھا۔

اجلاس سوم

اجتماع کا تیسرا اجلاس مکرم چودھری فضل احمد صاحب قائد تعلیم القرآن کی زیرِصدارت صبح دس بجے مرکزی مارکی میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم ظہور احمد صاحب نے کی۔ اس کے بعد چند ورکشاپس کا انعقاد ہوا جن میں سے پہلے لیکچر میں مکرم ڈاکٹر عمران احمد ملک صاحب نے صحت کی حفاظت سے متعلق معلومات پیش کیں۔ مکرم حافظ اعجاز احمد صاحب چیئرمین سائیکلنگ کلب نے سائیکلنگ کی افادیت اور مجلس انصاراللہ یوکے کے تحت اس حوالے سے بنائے جانے والے آئندہ پروگراموں پر روشنی ڈالی۔ مکرم حیدر حمید صاحب ایڈیشنل قائد تربیت نے رشتہ ناطہ کے شعبے سے متعلق نہایت مفید معلومات احباب کے گوش گزار کیں۔ اور آخر میں احمدی وکلاء کی ایسوسی ایشن کے صدر مکرم خلیل احمد یوسف صاحب نے ایسوسی ایشن کی طرف سے احمدیوں کو قانونی مشورہ اور مدد فراہم کرنے سے متعلق تفصیل سے بیان کیا۔ اس دوران تبلیغی مارکی میں متفرق علمی مقابلہ جات اور کھیل کے میدان میں بعض ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ یہ مقابلہ جات صف اوّل اور صف دوم کے لیے الگ الگ کروائے گئے۔

اجلاس چہارم

کھانے اور نماز ظہر و عصر کی باجماعت ادائیگی کے بعد اجتماع کا چوتھا اجلاس مکرم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب نائب صدر صف دوم مجلس انصاراللہ برطانیہ کی زیرِصدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم محمود وردی صاحب نے کی جس

کا انگریزی ترجمہ مکرم جمیل موانجے صاحب نے پڑھ کر سنایا۔مکرم خالد بٹ صاحب نے درّثمین سے چنداشعارخوش الحانی سے پیش کیے۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم ڈاکٹرعطاءالقدوس صاحب نائب امیر یوکے و ریجنل امیر اسلام آباد نے انگریزی زبان میں کی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا: ’’بچوں پر معاشرتی دباؤ اوراس کے نتیجے میں انصار پر عائد ہونے والی ذمہ داریاں۔‘‘ اس انتہائی اہم موضوع کے دینی،معاشرتی اورنفسیاتی پہلوؤں پر موصوف مقرر نے نہایت خوبصورتی سے روشنی ڈالی۔

بعدازاں دوپینل ڈسکشنز پیش کی گئیں۔

پہلی گفتگو مجلس انصاراللہ برطانیہ کے چندایسے پروگراموں کے بارے میں تھی جوانسانی ہمدردی کے تحت جاری کیے گئے ہیں۔اس پینل میں مکرم ظہیر احمد جتوئی صاحب چیئرمین چیریٹی واک برائے امن،مکرم افتخاراحمد صاحب،مکرم عبدالمنان اظہر صاحب قائد مال اور خلیل احمد یوسف صاحب (بطور میزبان) شامل تھے۔ گفتگو کے شرکاء نے چیریٹی واک کی مختصر تاریخ بیان کرنے کے علاوہ اس کے ذریعے جمع کی جانے والی خطیر رقوم کی مختلف رفاہی اداروں میں تقسیم اوراُن سے جاری کیے جانے والے فلاحی منصوبوں کے حوالے سے سامعین کوتفصیل سے بتایا۔انہی فلاحی منصوبوں میں اور انصار کے چیریٹی پروگرام کا ایک خوشنما پھل مسرور آئی انسٹیٹیوٹ بورکینافاسو کی تعمیراوراس انسٹیٹیوٹ کی عمدہ کارکردگی بھی ہے۔

دوسرے پینل کی گفتگو بورکینا فاسو میں تعمیر ہونے والے مسرور آئی انسٹیٹیوٹ کے بارے میں تھی جس میں تفصیلی معلومات پیش کرنے کے علاوہ پریزنٹیشنز کے ذریعے ہسپتال کے تعمیراتی مراحل اور اس کے انتظامی معاملات سے متعلق اہم معلومات حاضرین کے گوش گزار کی گئیں۔اس پینل میں محترم ڈاکٹر اعجاز الرحمٰن صاحب صدر مجلس انصاراللہ برطانیہ،مکرم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب نائب صدرصف دوم،مکرم مصوراد ریس صاحب،مکرم ڈاکٹر عمران احمد صاحب ماہر امراض چشم اور مکرم اوکاشہ سامی صاحب بطور میزبان شامل تھے۔

مذکورہ پینل کے ممبران نے اپنی گفتگو میں بتایا کہ خداتعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس شاندار انسٹیٹیوٹ کی تعمیر مکمل ہوچکی ہے اور اس کا باقاعدہ افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 19رنومبر 2022ء کو اسلام آباد (یوکے) میں منعقد کی جانے والی ایک خصوصی تقریب کے ذریعے فرمائیں گے۔ حضورانور ایک تختی کی نقاب کشائی بھی فرمائیں گے جو بعد میں بورکینا فاسو میں انسٹیٹیوٹ کی شاندارعمارت میں نصب کی جائے گی۔افتتاح کی یہ خصوصی تقریب مواصلاتی رابطے کے ذریعے دونوں ممالک (برطانیہ اور بورکینا فاسو) میں بیک وقت منعقد ہوگی جس کی صدارت حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔اس افتتاحی تقریب میں اُن احباب کوخاص طور پر مدعو کیا جائے گا جنہوں نے اس کارخیر میں حصہ لیتے ہوئے گرانقدر عطیات پیش کرنے کی توفیق پائی ہے۔

پینل کے شرکاء نے بیان کیا کہ مسرور آئی انسٹیٹیوٹ میں نہ صرف جدید آلات کے ذریعے نہایت قابل اور تجربہ کار ماہرین امراض چشم اپنی خدمات مریضوں کے علاج اوراُن کی بہبود کے لیے پیش کریں گے بلکہ اس ہسپتال کی تعمیر کا ایک اہم مقصد ایسے ماہرین کوٹریننگ دینا بھی ہے جو بعدازاں دیگر افریقی ممالک میں جاکر خلق خدا کی خدمت کی توفیق پائیں اور یہ صدقہ جاریہ مسلسل بڑھتا رہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’اگر ہمارے عمل اس قابل نہیں،ہماری عبادتیں سوز وگداز سے بھری ہوئی نہیں ، ہم اللہ کی نظر میں مقبول نہیں تو لاکھ ہم نَحْنُ اَنْصَارُاللّٰہ کہتے رہیں اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔اور دوسرے لوگ آکر یہ مقام لے جائیں گے۔اللہ تعالیٰ تو اس طرح قبول نہیں کرتا وہ تو یہی کہے گا کہ پہلے اپنی حالت درست کرو،اپنے اعمال درست کرو،انسانی حقوق ادا کرو،پھر میرے دین کے مددگار کہلا سکتے ہو۔‘‘

(سالانہ اجتماع انصاراللہ یوکے 2005ء سے خطاب)

یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ اب تک یہ ہسپتال مجلس انصاراللہ برطانیہ کی کاوشوں سے تعمیر کے مراحل طے کررہا تھا جبکہ حضورانور نے اس کے آئندہ کے انتظامی اور مالی معاملات کی ذمہ داری بھی مجلس انصاراللہ برطانیہ کے ہی سپرد فرمائی ہے نیز مکرم ڈاکٹر اعجاز الرحمٰن صاحب کو ذاتی حیثیت میں بھی اس کا منتظم اعلیٰ مقرر فرمایا ہے۔

حاضرین کو بتایا گیا کہ اس ہسپتال کی تعمیر کے لیے بورکینا فاسو کے انتخاب کی وجہ یہ ہے کہ یہ ادارہ بورکینا فاسو کے علاوہ اس کی ہمسایہ ریاستوں نائیجر،بینن، ٹوگو، غانا اور آئیوری کوسٹ میں بھی طبی خدمات کا وسیع دائرہ پھیلا سکے گا۔تاہم صرف بورکینا فاسو میں لیے جانے والے جائزوں کے مطابق وہاں کی دو فیصد آبادی (یعنی تین لاکھ چالیس ہزار افراد) کلّی یا جزوی اندھے پن کا شکار ہے۔نیز وہاں کے سولہ ملین افراد کے لیے آنکھوں کی مختلف بیماریوں میں مبتلا ہوکر نظر کے کھو جانے کا خطرہ موجود ہے۔

اس ہسپتال کی تعمیر کے بعد مریضوں کے علاج معالجے پر اٹھنے والے اخراجات چونکہ مستقل قربانیوں کے متقاضی ہیں اس لیے پینل کے شرکاء نے تمام انصار سے عموماً اور مخیّر احباب سے خصوصاً اس صدقہ جاریہ میں شامل رہنے کے لیے گرانقدر امداد پیش کرنے کی اپیل بھی کی۔خداتعالیٰ خدمت خلق کی اس عاجزانہ پیشکش کو اپنے فضل سے قبول فرمائے اور مجلس انصاراللہ برطانیہ کو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی توقعات کے مطابق بحیثیت مجموعی اس اہم ذمہ داری کو بجالانے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔آمین

اجلاس پنجم

اجتماع کا پانچواں اجلاس مکرم مولانا عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن کی زیرصدارت منعقد ہوا۔تلاوت قرآن کریم مکرم معید حامد صاحب نے کی اور بعدازاں آیات کریمہ کا انگریزی ترجمہ بھی پڑھ کرسنایا جس کے بعد مکرم عطاءالمومن زاہد صاحب قائد تربیت مجلس انصاراللہ برطانیہ نے انگریزی زبان میں خلافت احمدیہ کی اہمیت اور برکات سے متعلق تقریر کی۔دوسری تقریر مکرم راجہ برہان احمد صاحب قائد تعلیم مجلس انصاراللہ برطانیہ کی اردو زبان میں تھی جس کا

موضوع تھا: ’’میرے فرقہ کے لوگ علم و معرفت میں کمال حاصل کریں گے۔‘‘اس کے بعد مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر نے چند علمی و ورزشی مقابلہ جات میں پوزیشن لینے والے انصار میں انعامات تقسیم کیے۔

اجلاس ششم

اجتماع کا چھٹا اجلاس معروف شاعر مکرم مبارک احمد صدیقی صاحب صدر مجلس سابق طلباء تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں سب سے پہلے مکرم عبدالخالق تعلقدار صاحب اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری برائے انصار سیکشن نے انصار کو اُن کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ بعدازاں اس اجلاس میں منفرد اندازِ سخن کے حامل معروف شاعر مکرم مبارک احمد صدیقی صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں اپنا کلام پیش کیا اور اپنے ذاتی مشاہدات اور واقعات بیان کرتے ہوئے برکاتِ خلافت پر روشنی ڈالی۔

طعام اور تیاری نماز کے وقفے کے بعد نماز مغرب وعشاء کی باجماعت ادائیگی ہوئی۔ بعدازاں ایک دلچسپ مجلس سوال و جواب میں مکرم ظہیر احمد خان صاحب مربی سلسلہ اور ایک پینل نے فقہی مسائل کا حل بیان کیا۔ اس پینل کے دیگر شرکاء میں مکرم عطاء المومن زاہد صاحب اور مکرم منصور احمد ضیاء صاحب شامل تھے۔

اجتماع کا تیسرا دن۔ اتوار 18 ستمبر 2022ء

اجتماع کے تیسرے دن کا آغاز بھی حسب معمول نماز تہجد اور نماز فجر کی باجماعت ادائیگی اور بعدازاں درس سے ہوا۔ صبح سات بجے اجتماع کی رجسٹریشن کا آغاز کر دیا گیا اور حاضرین کی تواضع پُرلطف ناشتے سے کی جانے لگی۔

اجلاس ہفتم

سالانہ اجتماع کا ساتواں اجلاس صبح ساڑھے دس بجے مکرم منیر الدین شمس صاحب چیئرمین ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا جو مکرم داؤد احمد صاحب نے کی۔ تلاوت کی جانے والی آیات کریمہ کا انگریزی ترجمہ مکرم محمد زکریا چودھری صاحب نے پڑھ کر سنایا جس کے بعد مکرم شیخ نعیم احمد صاحب نے دلنشیں آواز میں منظوم کلام پیش کیا۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد فضل لندن کی تھی۔ انگریزی اور اردو زبان میں کی جانے والی اس تقریر کا موضوع تھا: ’’انصاراللہ کے قیام کی حکمت اور پس منظر۔‘‘ آنمکرم نے مختلف زاویوں سے اپنے مضمون کا احاطہ کرتے ہوئے انصار کو اُن کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اس اجلاس کی دوسری تقریر اردو زبان میں مکرم ڈاکٹر سر افتخار احمد ایاز صاحب (KBE) نے کی۔ آپ کی تقریر کا موضوع تھا: ’’دورِ خلافتِ خامسہ میں مجلس انصاراللہ برطانیہ کی ترقیات۔‘‘ آپ نے بہت عمدگی سے مجلس انصاراللہ برطانیہ کی تاریخ کے اُن گوشوں کو بے نقاب کیا جو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی راہنمائی کے نتیجے میں مسلسل ترقی کی طرف گامزن ہیں۔

بعدازاں مکرم ڈاکٹر چودھری اعجاز الرحمٰن صاحب صدر مجلس انصاراللہ برطانیہ کا شاملین اجتماع سے روایتی خطاب ہوا۔ انگریزی زبان میں کی جانے والی اپنی مختصر تقریر میں مکرم صدر صاحب نے بتایا کہ ابھی ہم نے خلافت خامسہ میں ہونے والی مجلس انصاراللہ برطانیہ کی ترقیات سے متعلق ایک اہم تقریر کی سماعت کی ہے۔ حسن اتفاق سے ہمارے امسال کے اجتماع کا مرکزی موضوع بھی یہی تھا۔

مکرم صدر صاحب نے بتایا کہ کووڈ کی بیماری کے بعد اب ہم نارمل حالات کی طرف گامزن ہیں۔ امسال کے آغاز میں مجلس انصاراللہ برطانیہ کا ریفریشر کورس ہمیں آن لائن منعقد کرنا پڑا تھا لیکن مارچ سے ہم نے تبلیغی سٹالز اور چیریٹی واک برائے امن کے انعقاد کے سلسلے میں اپنے پروگرام باقاعدہ شروع کر دیے تھے اگرچہ چیریٹی واک میں محدود تعداد (بارہ سو سے ڈیڑھ ہزار شرکاء) کو شامل ہونے کی اجازت دی گئی تھی تاہم اب اجتماع میں ایسی کوئی پابندی نہیں ہے اور ہر وہ شخص جس نے ویکسین لگوائی ہوئی ہے یا پھر وہ یہاں پہنچ کر اپنا کووڈ ٹیسٹ کروا لیتا ہے، وہ اجتماع میں شامل ہوسکتا ہے۔

مکرم صدر صاحب نے برکاتِ خلافت کے پس منظر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اعجازی دعاؤں کی قبولیت کے حوالے سے اپنے مشاہدے کو بھی بیان کیا اور بتایا کہ آپ کے ایک بھائی (جو امریکہ میں کارڈیالوجسٹ ہیں) گزشتہ سال اچانک فالج کے حملے کے نتیجے میں صاحب فراش ہوگئے۔ حملہ اتنا شدید تھا کہ ڈاکٹروں کا خیال تھا کہ اگر اُن کی زندگی کسی طرح بچا بھی لی جائے تو بھی ایک عام انسان کی طرح اُن کے لیے اپنی زندگی گزارنا بہت مشکل ہوگا۔ بہرحال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں ساری صورتحال پیش کر کے دعا کی درخواست کی گئی، حضور انور نے نہ صرف دعا کی بلکہ بعد میں بھی مسلسل اس حوالے سے پوچھتے رہے۔ ان اعجازی دعاؤں کا ہی اثر تھا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت ہی مختصر عرصے میں وہ نہ صرف اپنی بیماری سے مکمل شفا پا گئے بلکہ حسب سابق اپنی خدمات (بطور کارڈیالوجسٹ) بھی شروع کر دیں۔ اُن کی شفایابی کے عمل کو دیکھتے ہوئے ڈاکٹروں نے بھی اسے معجزہ قرار دیا۔

اپنی تقریر کے آخر میں مکرم صدر صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رسالہ ’’الوصیت‘‘ میں مذکور ارشادات کی روشنی میں خلافت کی اہمیت اور اس کے ساتھ وابستگی کی برکات بھی بیان کیں اور توجہ دلائی کہ ہمیں اپنی زندگیوں میں تبدیلی پیدا کرنے کی طرف متوجہ ہونے کی ضرورت ہے تاکہ ہم بھی اُن فتوحات کا نظارہ کرسکیں جن کا وعدہ خلافت کی اطاعت کرتے ہوئے پاکیزہ زندگی گزارنے والے احمدیوں سے کیا گیا ہے۔ اس تقریر کے بعد یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

اس کے ساتھ ہی سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی لجنہ اماء اللہ برطانیہ کے سالانہ اجتماع میں تشریف آوری ہوئی۔ اور لجنہ اجتماع کے اختتامی اجلاس کی کارروائی مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے عالمی نشریاتی رابطے کے ذریعے پیش کی گئی۔ حضور انور کے پُرمعارف خطاب سے انصار نے اپنی اجتماع گاہ میں بیٹھ کر استفادہ کیا اور دعا میں شامل ہوئے۔

کھانے کے وقفے کے بعد قریباً چار بجے بعد دوپہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مقام اجتماع میں تشریف آوری ہوئی۔ پہلے حضور انور کی اقتدا میں ظہر اور عصر کی نمازیں باجماعت ادا کی گئیں اور بعدازاں اختتامی اجلاس منعقد ہوا۔

اختتامی اجلاس

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر صدارت اختتامی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم عبدالسمیع عابد صاحب نے کی۔ آیات کریمہ کا انگریزی

ترجمہ مکرم بوکاری ٹومی کالون صاحب نے پیش کیا۔ جس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ کی اقتدا میں انصار اللہ نے اپنا عہد دُہرایا۔ مکرم عمر شریف صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاکیزہ منظوم کلام میں سے منتخب اشعار پیش کرنے کی سعادت حاصل کی اور مکرم توبان افرام صاحب نے نظم کا انگریزی ترجمہ پڑھ کر سنایا۔

بعد ازاں مکرم ڈاکٹر چوہدری اعجاز الرحمٰن صاحب صدر مجلس نے سالانہ اجتماع کی مختصر رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ مجلس انصار اللہ یوکے کا یہ اجتماع 2019ء کے سالانہ اجتماع کے بعد تین سال کے وقفے کے بعد دوبارہ بھرپور طور پر منعقد ہو رہا ہے۔ اس اجتماع کا مرکزی موضوع (Theme) ''خلافت کی اہمیت اور برکات'' رکھا گیا تھا۔ چنانچہ دورانِ سال منعقد کیے جانے والے تمام مقامی اور ریجنل اجتماعات میں بھی اسی موضوع کو ملحوظ رکھا گیا۔ امسال 143 مجالس میں سے 132 مجالس نے اپنے لوکل اجتماعات منعقد کیے جبکہ 18 میں سے 17 ریجنز نے ریجنل اجتماعات کا انعقاد کیا۔

مکرم صدر صاحب نے سالانہ نیشنل اجتماع کے دوران منعقد ہونے والے چند پروگراموں کو بیان کرنے کے بعد صدر اجتماع کمیٹی مکرم رفیع احمد بھٹی صاحب اور اُن کی ٹیم نیز بعض دیگر افراد اور اداروں کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اجتماع کے کامیاب انعقاد کے لیے بے لوث کوشش کی۔ آپ نے اجتماع میں حاضری کے حوالے سے بتایا کہ امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے سالانہ اجتماع میں شامل ہونے والے افراد کی کُل تعداد 4098ر ہے جن میں 3606ر انصار اور 492ر دیگر زائرین ہیں۔ جبکہ 2019ء میں منعقد ہونے والے اجتماع میں شامل ہونے والے انصار کی تعداد 3107ر تھی۔ رپورٹ کے اختتام پر مکرم صدر صاحب نے مجلس انصار اللہ یوکے کی طرف سے حضور انور کی شفقتوں کا ایک بار پھر تہِ دل سے شکریہ ادا کرتے ہوئے دعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور انور کی ہدایات کے مطابق اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم حقیقی معنوں میں حضور کی تمام توقعات کو پورا کرتے ہوئے حقیقی انصار بننے والے ہوں۔ آمین۔

مکرم صدر صاحب کی رپورٹ کے بعد ایک مختصر دستاویزی فلم پیش کی گئی جس میں سالانہ اجتماع کی جھلکیاں اور بعض شاملین کے تأثرات شامل تھے۔

اس کے بعد مکرم محمد محمود خان صاحب قائد عمومی مجلس انصار اللہ برطانیہ کی درخواست پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گذشتہ سال کے دوران کارکردگی کی بنیاد پر عَلمِ انعامی کی حقدار قرار پانے والی مجلس ہارٹلے پول کے زعیم مجلس کو اپنے دست مبارک سے علم انعامی عطا فرمایا۔ یہ مجلس مسلسل تیسری مرتبہ اس اعزاز کی حقدار قرار پائی ہے۔

بعد ازاں پونے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پُر حکمت نصائح پر مبنی اپنے بصیرت افروز خطاب کا آغاز فرمایا۔ نصف گھنٹے دورانیے کا یہ نہایت پُر اثر خطاب تھا جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں تقویٰ کی راہوں پر قدم مارنے اور اپنے انجام کے بخیر ہونے کے لیے عملی اقدامات کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ابھی کچھ دیر پہلے مَیں نے لجنہ اماء اللہ سے خطاب میں بعض باتیں کی ہیں وہ باتیں صرف عورتوں کے لیے ہی نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جہاں بھی ان باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے وہاں مرد اور عورتیں دونوں مخاطب ہیں۔ مردوں کو بھی سچائی اور عبادتوں کے وہی اعلیٰ معیار قائم کرنے چاہئیں جو خواتین کے لیے ضروری ہیں۔ بعض لوگ نصائح کا مخاطب خود کو نہیں سمجھتے حالانکہ چاہیے تو یہ کہ ہر کوئی ان باتوں کا مخاطب خود کو سمجھے اور اپنا جائزہ لے۔ اگر یہ بات سمجھ آجائے کہ خلیفۂ وقت خواہ کسی خاص ملک یا جماعت کے کسی مخصوص طبقے کو توجہ دلا رہا ہے تو بھی ہم سب اس کے مخاطب ہیں۔ ہمیں اپنا جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ کیا یہ نیکیاں ہم میں موجود ہیں یا نہیں۔ اب جبکہ رابطوں کی آسانی کی وجہ سے دنیا ایک ہوگئی ہے تو اگر ہر احمدی خلیفۂ وقت کی ہر بات کا مخاطب خود کو سمجھے اور اس کے مطابق اپنی حالت میں بہتری کی کوشش کرے تو ہم اپنی حالتوں میں ایک انقلاب پیدا کرسکتے ہیں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ انصار اللہ کو یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ نیکی کی جو بھی بات جماعت کے کسی بھی طبقے سے کہی جائے انصار اللہ نے ان باتوں پر نہ صرف خود عمل پیرا ہونا ہے بلکہ دوسروں کے سامنے نمونہ بن کر حقیقی اسلامی معاشرہ قائم کرنا ہے۔ اسی مقصد کے حصول کے لیے حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے بڑے درد کے ساتھ اپنی جماعت کو بار بار تقویٰ پر کاربند ہونے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں کہ بجز تقویٰ کے اور کسی بات سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یقیناً اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور احسان کرنے والے ہیں۔ پس ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ ہمارے تقویٰ اور احسان کرنے کے کیا معیار ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ جب ہم یہ نعرہ لگاتے ہیں کہ ہم اللہ کے انصار ہیں تو ہمیں یہ خصوصیت بھی پیدا کرنی ہوگی کہ ہم میں تقویٰ بھی ہو اور ہم محسن بھی ہوں۔ اللہ کو تو ہماری کسی مدد کی ضرورت نہیں۔ وہ تو سب طاقتوں کا مالک ہے۔ یہ تو اُس کا احسان ہے کہ اس نے یہ نظام قائم فرمایا اور ہمیں اس نظام سے منسلک ہونے کی سعادت عطا فرمائی۔ تقویٰ کیا ہے؟ یہی کہ اللہ تعالیٰ کی محبت، اس کا خوف، اس کی خشیت انسان کے دل میں ہو۔ اسی طرح محسن وہ ہیں جو نیک باتوں کا علم رکھنے والے اور نیکیاں کرنے والے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے ایک موقع پر نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہماری جماعت کے لیے خاص کر تقویٰ کی ضرورت ہے اس خیال سے بھی کہ وہ ایک ایسے شخص سے تعلق رکھتے ہیں جس کا دعویٰ ماموریت کا ہے۔ تا وہ لوگ جو خواہ کسی قسم کے بغضوں، کینوں یا شرکوں میں مبتلا تھے یا کیسے ہی روبہ دنیا تھے ان تمام آفات سے نجات پاویں۔ پس اگر ہمارا دعویٰ نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰہِ کا ہے تو ہمیں پہلے اپنے نفس کو پاک صاف کرنا ہوگا۔ مامورِ زمانہ کے ساتھ جُڑ کر انصار اللہ کا اصل کام دنیا کو خدائے واحد کے آگے جھکانا اور محمد مصطفیٰ ﷺ کے جھنڈے تلے لانا ہے اور اس کے لیے ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ اپنے اندرونی جائزے لینے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میری جماعت سمجھ لے کہ وہ میرے پاس آئے ہیں اس لیے کہ تخم ریزی کی جائے جس سے وہ پھلدار درخت ہو جائیں۔ پس ہر ایک غور کرے کہ اُس کی اندرونی اور باطنی حالت کیسی ہے۔ اگر ہمارے دل میں کچھ اور

ظاہراً کچھ اور ہے تو خاتمہ بالخیر نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ جب دیکھتا ہے کہ ایک جماعت دل سے خالی ہے اور زبانی وعدے کرتی ہے تو پھر وہ پروا نہیں کرتا۔ پس ہم حقیقی انصار اُس وقت بن سکتے ہیں جب ہم ایک عمدہ بیج بنیں اور اس کے لیے اللہ تعالیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکموں پر چلنا ہوگا اور زمانے کے امام کی کامل پیروی کرنی ہوگی۔ ہمارے قول وفعل کا ایک ہونا جہاں اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والا ہوگا وہاں ہمیں ایک تسلی ہوگی کہ ہم اپنی نسلوں کے لیے ایک بیج لگا کر جا رہے ہیں جس پر نیکیوں کے پھل لگتے ہیں اور اس طرح ہم دنیا کو بھی حقیقی اسلامی تعلیم کی طرف لانے والے بنیں گے اور یہ معیار جماعتی ترقی میں بھی مددگار بن سکتے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ماننے والوں میں یہ معیار دیکھنا چاہتے تھے کہ ہم نے کہاں تک تقویٰ میں ترقی کی ہے اور اس کا معیار قرآن کریم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے متقی کے نشانوں میں سے ایک نشان یہ بھی رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو دنیا کی مکروہات سے آزاد کر کے خود اُس کا متکفل ہو جاتا ہے اور جو اللہ سے ڈرے تو اللہ تعالیٰ اُس کے لیے نجات کی کوئی نہ کوئی راہ بنا دیتا ہے۔ اُسے وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے وہ گمان بھی نہیں کر سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے متقی کی ایک نشانی یہ بھی بتائی ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو نابکار ضرورتوں کا محتاج نہیں کرتا۔ پس بہت غور کرنے کی ضرورت ہے اور اس پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔

انسان بڑی عمر میں پہنچ کر اپنے بچوں کی ضروریات کی فکر کرنے لگ جاتا ہے اور اُسے پورا کرنے کے لیے مختلف جائز و ناجائز حیلے اختیار کرتا ہے۔ بعض احمدی بھی ایسا کرتے ہیں جیسے دھوکا دے کر اپنے ٹیکس کو بچاتے ہیں۔ صحیح آمد پر اپنا چندہ ادا نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تمہارے اندر تقویٰ ہے تو اللہ تعالیٰ خود انتظام کر دے گا۔ یا تھوڑے میں ایسی برکت عطا فرما دیتا ہے کہ ضروریات پوری ہو جاتی ہیں۔ بے شمار احمدی مجھے لکھتے ہیں کہ ہم نے اللہ تعالیٰ پر تقویٰ کیا اور اللہ تعالیٰ نے ہماری مشکلات حل کر دیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی وضاحت کی ہے کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ غلط بیانی کیے بغیر کام نہیں چل سکتا اور پھر اپنی مجبوری کا دوسروں کے سامنے اظہار بھی کرتے ہیں۔ یہ امر ہرگز سچ نہیں، بالکل جھوٹ ہے۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ایک طرف اللہ تعالیٰ یہ وعدہ کرے کہ میں مدد کروں گا اور دوسری طرف لوگوں کو کہے کہ غلط بیانی کرو اور اپنی مشکل حل کرو۔ یہ اللہ تعالیٰ کی شان نہیں۔ اللہ تعالیٰ بڑا طاقتور ہے اگر اُس پر بھروسا کرو گے تو وہ ضرور تمہاری مدد کرے گا اور جو اللہ پر توکّل کرے وہ اُس کے لیے کافی ہے اور توکّل بغیر تقویٰ کے پیدا نہیں ہو سکتا۔

حضورِانور نے فرمایا کہ اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرنے، اپنے اخلاق اعلیٰ معیاروں تک لے جانے، دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر ہم اپنی حالتوں کو بدل لیں گے تو یہی حقیقی تقویٰ ہے۔ یہ وہ مقام ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا والی ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ متقی کے راستے کی تمام دنیاوی روکیں دُور فرما دیتا ہے۔ اگر دنیاوی کاموں کی پروا کیے بغیر اپنی نمازوں کی ادائیگی اور دین کے کاموں کو ترجیح دیں گے تو اللہ تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے کہ میں تمہاری مشکلات دُور کروں گا۔ پس اللہ تعالیٰ ہی ہماری ضروریات پوری کرتا ہے اور اپنی تمام نوازشات کے بعد دین کے کاموں میں ہماری مدد کرتا ہے۔ پس ہمیں چاہیے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حقیقی شکرگزار بندے بنتے ہوئے، اُس کے حکموں پر چلتے ہوئے اور تقویٰ کی راہوں پر قدم مارتے ہوئے اپنی زندگیاں گزارنے والے بنیں اور یہی ہمارے حقیقی انصار ہونے کی رُوح ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

خطاب کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی جس کے ساتھ سالانہ اجتماع 2022ء بخیروخوبی اختتام پذیر ہوا۔ حضورانور کا مکمل خطاب آئندہ شمارے میں شامل اشاعت کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ

سالانہ اجتماع کے چند دیگر کوائف

☆... امسال اجتماع کے موقع پر مارکی کے پچھلے حصے میں ایک وسیع و عریض معلوماتی نمائش کا اہتمام کیا گیا تھا جس میں مجلس انصاراللہ برطانیہ کی قیادت تبلیغ اور قیادت تعلیم القرآن کے علاوہ جماعت احمدیہ برطانیہ کے شعبہ تبلیغ اور شعبہ رشتہ ناطہ نے اپنے سٹال لگائے ہوئے تھے۔ اسی طرح اخبار الفضل انٹرنیشنل لندن، ریڈیو Voice of Islam، ہیومینٹی فرسٹ اور مسرور آئی انسٹیٹیوٹ (Masroor Eye Institute) کے حوالے سے بھی نہایت معلوماتی سٹال لگائے گئے تھے۔ نیز ایک حصے میں عزت مآب ملکہ برطانیہ الزبتھ ثانی کی وفات کے حوالے سے اُن کی زندگی کی بعض جھلکیوں کو پیش کیا گیا تھا۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ ملکہ معظّمہ کی وفات کی وجہ سے ورزشی مقابلہ جات کے انعقاد کو بہت محدود کر دیا گیا تھا۔

☆... امسال اجتماع گاہ (Main Marquee) میں فرشی نشست پر تین ہزار افراد کے بیٹھنے کی گنجائش تھی جبکہ ڈیڑھ ہزار کرسیاں بھی لگائی گئی تھیں۔ اسی طرح سٹیج پر قریباً پچاس افراد کے بیٹھنے کی گنجائش تھی۔ سٹیج کے ایک جانب ایک بہت بڑی ٹی وی اسکرین (TV screen) نصب کی گئی تھی جس سے مارکی کے پچھلے حصہ میں بیٹھے احباب بھی اجتماع کی کارروائی سے مستفید ہو رہے تھے۔ نیز پریزنٹیشنز (Presentations) کے دوران یہ ٹی وی اسکرین مختلف گرافس اور تصاویر پیش کرنے کے لیے بھی استعمال کی جا رہی تھی۔

☆... مارکی کی دیواروں پر مختلف بینرز آویزاں تھے جن پر خصوصیت سے مجلس انصاراللہ کے قیام کے مقاصد اور انصار کے لیے خلفائے سلسلہ کی ہدایات رقم تھیں۔ سٹیج کی بیک گراؤنڈ سادہ مگر دیدہ زیب تھی۔ امسال اجتماع کا مرکزی موضوع (Theme) چونکہ ''خلافت کی اہمیت اور برکات'' تھا اس لیے سٹیج کے بیک گراؤنڈ میں نصب خوبصورت کینوس پر سورۃ النساء کی آیت 70 مع انگریزی ترجمہ تحریر کی گئی تھی۔

☆... امسال بھی اردو زبان میں کی جانے والی علمائے سلسلہ کی اکثر تقاریر کے Live (براہ راست) انگریزی زبان میں ترجمہ کا انتظام تھا۔

☆... امسال سالانہ اجتماع کے موقع پر مسرور آئی انسٹیٹیوٹ بورکینا فاسو کے حوالہ سے بھی جس معلوماتی نمائش کا اہتمام کیا گیا تھا اس میں ہسپتال کی عمارت کے ماڈل کے علاوہ ہسپتال کی تعمیر کے مختلف مدارج کی تصاویر نیز آئندہ کے لیے اس ہسپتال کی ضروریات کے حوالہ سے معلومات پیش کی گئی تھیں۔ اس شاندار ہسپتال کی تعمیر اور اس میں ہونے والے علاج معالجے کی ذمہ داری سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح

الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجلس انصاراللہ یُو کے کو سونپی گئی ہے۔

☆... معلوماتی نمائش میں مختلف موضوعات پر آیاتِ قرآنی اور اُن کا ترجمہ آویزاں تھا نیز مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم بھی میز پر ترتیب سے رکھے گئے تھے۔ نمائش کے ایک حصے میں ایک تبلیغی سٹال کا نقشہ پیش کیا گیا تھا۔ جبکہ مجلس انصاراللہ یو کے کی نیشنل اور ریجنل سطح پر ہونے والی چند اہم تقاریب کی تصاویر اور معلومات پر مبنی پوسٹرز بھی نمائش کے لیے آویزاں کیے گئے تھے۔

☆... نمائش کے ایک حصے میں شعبہ رشتہ ناطہ کے ڈیسک پر چند بزرگان مسلسل احباب جماعت کی رہنمائی کرنے میں مصروف تھے۔ اُن کے ساتھ بات چیت سے معلوم ہوا کہ ویب سائٹ نیز جدید ٹیکنالوجی کے استعمال کے نتیجے میں نئے انداز متعارف کروانے کے بعد اس شعبے کی کارکردگی میں نمایاں بہتری آئی ہے اور خاصی تعداد میں افراد جماعت اس شعبے کے ذریعے ابتدائی تعارف حاصل کرنے کے بعد باہم رشتوں میں منسلک ہوئے ہیں۔ ضرورت مند احباب کو اس بارے میں ضرور استفادہ کرنا چاہیے اور اس کارِخیر میں ذاتی طور پر حصہ لیتے ہوئے دیگر احباب جماعت کی راہنمائی بھی کرنی چاہیے۔ رشتہ ناطہ کے شعبے سے رابطہ مسجد بیت الفتوح مورڈن کے پتہ پر بذریعہ خط یا فون نمبر 02086877825 کے ذریعے کیا جاسکتا ہے جبکہ ویب سائٹ پر رجسٹریشن کے لیے لنک یہ ہے:

www.ahmadiyya.uk/rishtanata/

اسی طرح شعبہ رشتہ ناطہ کے ذریعے بیرون ملک افراد کی مدد بھی کی جاتی ہے اور اُن کی رجسٹریشن کے لیے وکالت تبشیر (فون نمبر 02039883962) کے زیرِ انتظام بھی ایک ویب سائٹ موجود ہے جس کا ایڈریس درج ذیل ہے:

www.rishtanatamarkaz.org

☆... ایک ڈیسک انٹرنیشنل احمدیہ ایسوسی ایشن آف آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز کا بھی موجود تھا۔ اس ڈیسک پر ادارے کی طرف سے دنیا بھر میں اور خصوصاً افریقہ کے مختلف مقامات پر جاری خدمات کی جھلکیاں پیش کی گئی تھیں۔

☆... ایک بڑی مارکی انصار کی رہائش کے لیے مختص تھی جس میں دوصد سے زائد انصار نے اجتماع کے ایّام میں قیام کیا۔ ان انصار کو میٹرس (فوم کے گدّے) مہیا کیے گئے تھے۔ جبکہ دو مارکیوں کو طعام گاہ کے طور پر استعمال کیا جارہا تھا۔ طعام گاہ میں مجموعی طور پر 175 میزیں اور 700 کرسیاں لگائی گئی تھیں۔ نیز بزرگان اور کارکنان کے لیے کھانے کا علیحدہ انتظام بھی کیا گیا تھا۔ گرم چائے کا انتظام بہت عمدہ تھا۔ اسی طرح ماحول کی صفائی کا خاص طور پر عمدہ اہتمام کیا گیا تھا۔ مجموعی طور پر 42 بیوت الخلاء اور 12 غسلخانے مہیا کیے گئے تھے۔

☆... جیسا کہ قبل ازیں ذکر کیا جاچکا ہے کہ امسال حضورانور کے دست مبارک سے علَمِ انعامی حاصل کرنے والی مجلس ہارٹلے پُول (Hartlepool) ہے۔ جبکہ اس مقابلے میں مجلس بیت الفتوح نے دوسری اور مجلس برمنگھم ویسٹ نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ اسی طرح گذشتہ سال کی مجموعی کارکردگی کے لحاظ سے ریجنز میں اوّل نُور ریجن، دوم بیت الفتوح ریجن اور سوم فضل ریجن رہا۔ نیز چھوٹی مجالس میں مجموعی کارگزاری کی بنیاد پر اوّل مجلس ڈنکاسٹر، دوم مجلس نیوکاسل اور سوم مجلس لیڈز قرار پائیں۔

☆... شعبہ تبلیغ میں بہترین ریجن بیت الفتوح، دوم نُور ریجن اور سوم فضل ریجن قرار پائے۔ اسی طرح مجالس میں اوّل بیت الفتوح، دوم فضل مسجد اور سوم مچم قرار پائیں۔ جبکہ باثمر داعیان الی اللہ میں مکرم محمد ظفراللہ صاحب، مکرم طیب احمد منصور صاحب، مکرم چودھری عبدالمنان اظہر صاحب، مکرم ایم کریم تبسم صاحب، مکرم ایم خالد محمود صاحب اور مکرم عابد انور خادم صاحب شامل ہیں۔

☆... شعبہ مال میں اول ساؤتھ ریجن، دوم نُور ریجن اور سوم طاہر ریجن قرار پائے۔ جبکہ مجالس میں اوّل بالہم، دوم ٹوٹنگ براڈوے اور سوم ٹوٹنگ بیک قرار پائیں۔

چیریٹی واک فار پیس کے حوالے سے نارتھ ایسٹ ریجن اوّل، بیت الفتوح دوم جبکہ مقامی و ویسٹ مڈلینڈز ریجنز مشترکہ طور پر سوم قرار پائے۔ نیز چیریٹی واک کے لیے فنڈز جمع کرنے میں فضل ریجن اوّل، ساؤتھ ریجن دوم اور بیت الفتوح ریجن سوم قرار پائے۔

پوپی (Poppy) فنڈ جمع کرنے کے مقابلے میں ایسٹ ریجن اوّل، بیت الفتوح دوم جبکہ ساؤتھ اور بیت الاحسان ریجنز مشترکہ طور پر سوم قرار پائے۔ مجالس میں براملے اینڈ لیوشم اوّل، ارلزفیلڈ دوم اور ماسک ایسٹ سوم قرار پائیں۔ جبکہ مجموعی طور پر پوپی اپیل فنڈز جمع کرنے میں بیت الفتوح اوّل، نیوہیم دوم اور بیت الاحسان سوم قرار پائیں۔

☆... شعبہ تعلیم القرآن میں ریجنل مقابلوں میں اول طاہر ریجن، دوم ساؤتھ ریجن اور سوم نارتھ ویسٹ ریجن قرار پائے۔ جبکہ مجالس کے مقابلے میں بیت الفتوح اوّل، مانچسٹر ایسٹ اور ہارٹلے پُول مشترکہ طور پر دوم اور بولٹن اور فضل مسجد مشترکہ طور پر سوم قرار پائیں۔

☆... شعبہ تعلیم میں پرچے حل کرنے کے حوالے سے ریجنز میں اوّل ساؤتھ، دوم ویلز اور ساؤتھ ویسٹ جبکہ فضل ریجن سوم رہے۔ نیز مجالس میں ہارٹلے پُول اوّل، سکنتھورپ دوم اور سپین ویلی سوم رہیں۔ مقابلہ مضمون نویسی میں بہترین ریجن کا اعزاز طاہر ریجن کو دیا گیا۔

☆... شعبہ ایثار میں ریجن کے مقابلوں میں اول ویسٹ مڈلینڈز ریجن، دوم بیت الفتوح ریجن جبکہ سوم فضل ریجن اور نارتھ ویسٹ ریجن مشترکہ طور پر قرار پائے۔ جبکہ شعبہ ایثار میں مجالس میں اول ہارٹلے پُول، دوم برمنگھم ساؤتھ ویسٹ اور سوم مسجد فضل کی مجالس قرار پائیں۔

☆... دورانِ سال غیر معمولی ترقی کا مظاہرہ کرنے پر مجلس شرلی کو خصوصی انعام سے نوازا گیا۔

اللہ تعالیٰ یہ تمام انفرادی اور اجتماعی اعزازات بابرکت فرمائے۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ اجتماع کئی منفرد برکتوں کی وجہ سے ہم انصار کی زندگیوں اور مجلس انصاراللہ برطانیہ کی تاریخ کا ایک زرّیں باب ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ سعادت ہمارے لیے دائمی برکات کا پیش خیمہ بنادے اور ہمیں اپنے آقا کی توقعات سے بڑھ کر حضورانور کی نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کے شاملین اور کارکنان کو بھی جزائے خیر عطا فرمائے اور اجتماع کی برکات سے متمتع فرمائے۔ آمین

تقریر برموقع سالانہ اجتماع انصاراللہ برطانیہ 2022ء

انصاراللہ کے قیام کی حکمت اور پس منظر

(مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد فضل لندن)

جماعت احمدیہ کا آغاز 1889ء میں ہوا۔ اُس وقت کوئی ذیلی تنظیم نہیں تھی۔ جماعت احمدیہ میں ذیلی تنظیموں کا قیام سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی خداداد ذہانت و فطانت اور علمی و انتظامی صلاحیتوں کا آئینہ دار ہے۔ آپ نے افراد جماعت کے مردوزن اور بچوں کو اپنی عمر کے لحاظ سے ذیلی تنظیموں میں تقسیم کر کے ان کی روحانی، اخلاقی، معاشی، معاشرتی اور جسمانی ترقی کے سامان منظم صورت میں پیدا فرما دیے۔ یہ حضرت مصلح موعودؓ کا جماعت پر عظیم الشان احسان ہے۔

1922ء میں لجنہ اماء اللہ اور 1938ء میں خدام الاحمدیہ کے قیام کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے 26 جولائی 1940ء کو اپنے خطبہ جمعہ میں مجلس انصاراللہ کے قیام کا اعلان فرمایا اور حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ کو اس کا پہلا صدر مقرر فرمایا۔ ابتدائی طور پر اس کے لیے قادیان کے انصار کی تنظیم سازی کی گئی اور پھر اس کو پورے ہندوستان اور بیرون ممالک تک پھیلا دیا گیا۔

آغاز میں مسجد مبارک قادیان میں تنظیم انصاراللہ کے اجلاسات ہوئے تھے۔ تقسیم ملک کے بعد مجلس کا دفتر جودھامل بلڈنگ لاہور میں منتقل ہوا اور نئے مرکز کے قیام کے بعد یہ دفتر ربوہ میں قائم ہو گیا۔

ربوہ میں مجلس انصاراللہ مرکزیہ کے باقاعدہ دفاتر کا سنگ بنیاد حضرت مصلح موعودؓ نے 20 فروری 1956ء کو رکھا۔

مجلس انصاراللہ کا پہلا دستور اساسی 1943ء کو منظور ہوا۔

مجلس انصاراللہ مرکزیہ کا پہلا سالانہ اجتماع 25 دسمبر 1944ء کو مسجد اقصیٰ قادیان میں ہوا تھا۔ پاکستان میں پہلا سالانہ اجتماع نومبر 1955ء میں منعقد ہوا۔

مجالس کے قیام کی غرض

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ ذیلی تنظیموں کے قیام کی غرض بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’ان مجالس کا قیام میں نے تربیت کی غرض سے کیا ہے۔... ان مجالس پر دراصل تربیتی ذمہ داری ہے۔ یاد رکھو کہ اسلام کی بنیاد تقویٰ پر ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ ایک شعر لکھ رہے تھے۔ ایک مصرع آپ نے لکھا کہ

ہر اِک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے

اسی وقت آپؑ کو دوسرا مصرع الہام ہوا جو یہ ہے کہ

اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

... اگر کوئی قوم تقویٰ پر قائم ہو جائے تو کوئی طاقت اسے مٹا نہیں سکتی۔... پس مجلس انصاراللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کا کام یہ ہے کہ جماعت میں تقویٰ پیدا کرنے کی کوشش کریں اور اس کے لیے پہلی ضروری چیز ایمان بالغیب ہے۔‘‘

(سبیل الرشاد جلد اوّل صفحہ 51 تا 55)

نوٹ: حضرت مصلح موعودؓ نے تقویٰ پیدا کرنے کے لیے ایمان بالغیب کے بعد اقامۃ الصلوٰۃ، انفاق فی سبیل اللہ، ایمان بالقرآن، بزرگان دین کا احترام اور یقین بالآخرت کو ضروری قرار دیا۔

نظام جماعت کو بیدار رکھنے کے لیے ذیلی تنظیموں کا قیام

اتنی ذیلی تنظیموں کے قیام کا مقصد یہی ہے کہ اگر ایک تنظیم سست ہو تو دوسری بیدار کرنے والی ہو۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

’’خدام الاحمدیہ اور انصاراللہ اور لجنہ اماء اللہ اسی جماعتی نظام کی دو کڑیاں ہیں اور ان کو اسی لیے قائم کیا گیا ہے تا کہ وہ نظام کو بیدار رکھنے کا باعث ہوں۔‘‘

(سبیل الرشاد جلد اوّل صفحہ 80-81)

حقیقی انصاراللہ دائمی خلافت کے ضامن

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

’’یاد رکھو تمہارا نام انصاراللہ ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے مددگار۔ گویا تمہیں اللہ تعالیٰ کے نام کی طرف منسوب کیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ ازلی اور ابدی ہے۔ اس لیے تم کو بھی کوشش کرنی چاہیے کہ ابدیت کے مظہر ہو جاؤ۔ تم اپنے انصار ہونے کی علامت یعنی خلافت کو ہمیشہ ہمیش کے لیے قائم رکھتے چلے جاؤ اور کوشش کرو کہ یہ کام نسلاً بعد نسل چلتا چلا جاوے اور اس کے دو ذریعے ہو سکتے ہیں۔ ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ اپنی اولاد کی صحیح تربیت کی جائے اور اس میں خلافت کی محبت قائم کی جائے۔ اسی لیے مَیں نے اطفال الاحمدیہ کی تنظیم قائم کی تھی اور خدام الاحمدیہ کا قیام عمل میں لایا گیا تھا۔ یہ اطفال اور خدام آپ لوگوں کے ہی بچے ہیں۔ اگر اطفال الاحمدیہ کی تربیت صحیح ہو گی۔ تو خدام الاحمدیہ کی تربیت صحیح ہو گی اور اگر خدام الاحمدیہ کی تربیت صحیح ہو گی تو اگلی نسل انصاراللہ کی اعلیٰ ہو گی۔ میں نے سیڑھیاں بنا دی ہیں۔ آگے کام کرنا تمہارا کام ہے۔ پہلی سیڑھی اطفال الاحمدیہ ہے۔ دوسری سیڑھی خدام الاحمدیہ ہے۔ تیسری سیڑھی انصاراللہ ہے اور چوتھی سیڑھی خدا تعالیٰ ہے۔‘‘

(سبیل الرشاد جلد اوّل صفحہ 114-115)

خلافت کے ساتھ انصار کے نام کو ہمیشہ قائم رکھیں

انصار کا خلافت سے ایک خاص تعلق ہے۔ اس حوالے سے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:

’’مسلمانوں کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہایت محبت تھی۔ وہ برداشت نہیں کر سکتے تھے کہ دشمن آپؐ کی ذات پر حملہ آور ہو۔ اس لیے وہ بے جگری سے حملہ کرتے اور کفار کا منہ توڑ دیتے۔ ان کے اندر شیر کی سی طاقت پیدا ہو جاتی تھی اور وہ اپنی جان کی کوئی پروا نہیں کرتے تھے۔

یہ سچی محبت تھی جو صحابہؓ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تھی۔ آپ لوگ بھی ان جیسی محبت اپنے اندر پیدا کریں۔ جب آپ نے انصار کا نام قبول کیا ہے تو ان جیسی محبت بھی پیدا کریں۔ آپ کے نام کی نسبت اللہ تعالیٰ سے ہے اور خدا تعالیٰ ہمیشہ رہنے والا ہے۔ اس لیے تمہیں بھی چاہیے کہ خلافت کے ساتھ ساتھ انصار کے نام کو ہمیشہ کے لیے قائم رکھو اور ہمیشہ دین کی خدمت میں لگے رہو۔ کیونکہ اگر خلافت قائم رہے گی تو اِس کو انصار کی بھی ضرورت ہوگی۔ خدام کی بھی ضرورت ہوگی اور اطفال کی بھی ضرورت ہوگی۔ ورنہ اکیلا آدمی کوئی کام نہیں کر سکتا۔‘‘

(سبیل الرشاد جلد اوّل صفحہ 121)

جماعت کی دماغی نمائندگی انصار اللہ کرتے ہیں

بانی تنظیم انصار اللہ حضرت مصلح موعودؓ نے 1955ء کے سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ سے خطاب کرتے ہوئے انصار اللہ کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:

’’اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جماعت کی دماغی نمائندگی انصار اللہ کرتے ہیں اور اس کے دل اور ہاتھوں کی نمائندگی خدام الاحمدیہ کرتے ہیں۔ جب کسی قوم کے دماغ، دل اور ہاتھ ٹھیک ہوں تو وہ قوم بھی ٹھیک ہو جاتی ہے۔ پس میں پہلے تو انصار اللہ کو توجہ دلاتا ہوں کہ ان میں سے بہت سے وہ ہیں جو یا صحابی ہیں یا کسی صحابی کے بیٹے ہیں یا کسی صحابی کے شاگرد ہیں، اس لیے جماعت میں نمازوں، دعاؤں اور تعلق باللہ کو قائم رکھنا ان کا کام ہے۔ ان کو تہجد، ذکرِ الٰہی اور مساجد کی آبادی میں اتنا حصہ لینا چاہیے کہ نوجوان ان کو دیکھ کر خود ہی ان باتوں کی طرف مائل ہو جائیں۔ ... میں انصار اللہ کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے نمونہ سے اپنے بچوں، اپنے ہمسایہ کے بچوں اور اپنے دوستوں کے بچوں کو زندہ کریں۔‘‘

(سبیل الرشاد جلد اوّل صفحہ 191-192)

اشاعتِ قرآن کا فریضہ

اشاعتِ قرآن انصار اللہ کا اوّلین فریضہ ہے۔ اس بارے میں توجہ دلاتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں:

’’انصار اللہ کا یہ اولین فرض ہے کہ وہ اشاعتِ قرآن کے لیے کوشاں رہیں۔ میں پھر دوبارہ بطور یاد دہانی آج یہ نصیحت اس لیے کرنا چاہتا ہوں کہ جب آپ واپس جائیں اور جہاں بھی آپ ہوں دعائیں کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے توفیق پا کر قرآن کریم کی اشاعت کی طرف متوجہ رہیں۔‘‘

(سبیل الرشاد جلد دوم صفحہ 212)

جماعت کو بیدار رکھنے کی ذمہ داری

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’’جماعت میں بیداری قائم رکھنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ جماعت کا ہر فرد بڑا بھی اور چھوٹا بھی۔ مرد بھی اور عورت بھی۔ جماعت کے اخبار اور رسالوں کو پڑھنے کی عادت ڈالے یا جو نہیں پڑھ سکتے ان کو سنانے کا انتظام کیا جائے۔...

جماعت کو بیدار رکھنے کے لیے مرکز کے اخباروں اور رسالوں کا پڑھنا ضروری ہے اور ان اخباروں اور رسالوں کو پڑھنا اور پڑھوانا یہ انصار اللہ کی ذمہ داری ہے۔ یہ ذمہ داری انصار اللہ پر ہے کہ انہوں نے جماعت کو بیدار رکھنا ہے۔‘‘

مزید فرمایا:

’’تو بیداری پیدا کرنے اور بیداری قائم رکھنے کی جو ذمہ داری مجلس انصار اللہ پر ہے، اس ذمہ داری کو ادا کرنے کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ مجلس انصار اللہ کے اراکین زیادہ سے زیادہ وقفِ عارضی کے منصوبہ میں شامل ہوں اور کم از کم سال میں دو ہفتے تو خالصۃً لِلّٰہ اور اس کے دین کے لیے وقف کریں۔

اس کے علاوہ مجلس انصار اللہ پر یہ فرض بھی عائد کیا گیا تھا کہ وہ روزانہ کچھ نہ کچھ وقت جماعتی کاموں کے لیے دیں۔‘‘

(سبیل الرشاد جلد دوم صفحہ 67-68)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں:

’’انصار اللہ چونکہ اپنے اپنے خاندان کے سرپرست ہیں اس لیے ان پر دو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں ایک یہ کہ ہر خاندان کا ہر فرد اردو پڑھنا جانتا ہو‘‘

نیز فرمایا: ’’میں آج آپ سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اپنے گھروں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے رکھنے اور ان کا مطالعہ کرنے اور بچوں کو سنانے کا انصار اللہ کے ذریعہ کوئی انتظام ہونا چاہیے اور اس کی کوئی خاطر خواہ نگرانی بھی ہونی چاہیے کہ عملاً ایسا ہو رہا ہے۔‘‘

(سبیل الرشاد جلد دوم صفحہ 324 تا 328)

انصار اللہ کی ذمہ داریاں باقی تنظیموں سے زیادہ ہیں

انصار کو ایک بہت ہی اہم نصیحت فرماتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’انصار اللہ کی عمر وہ عمر ہے جس کے بعد کسی اور مجلس میں شامل نہیں ہونا بلکہ دوسری دنیا کی طرف رخصت ہونا ہے۔ اس لیے جو دینی کاموں میں کمزوریاں رہ گئی ہیں ان کو دور کرنا اور ان کا ازالہ کرنا جس حد تک ممکن ہے انصار کو کرنا چاہیے کیونکہ پھر اس کے بعد دوبارہ یہاں واپس نہیں آنا۔ اور اس پہلو سے خدام اور دوسرے ذیلی شعبوں سے مجلس انصار اللہ کو زیادہ مستعد ہونا چاہیے اور زیادہ ان کے دل پر بوجھ پڑنا چاہیے۔ انبیاء کا سب کا یہی حال رہا ہے۔ جوں جوں عمر بڑھتی ہے اور بڑھاپے کی عمر میں وہ داخل ہوتے ہیں کام کی ذمہ داریاں ان پر بڑھتی چلی جاتی ہیں اور پہلے سے زیادہ محنت اٹھاتے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق بھی یہی روایتیں ہیں کہ آخری ایام میں تو یوں لگتا ہے جیسے کوئی شخص غروب ہوتے ہوئے سورج پر نظر کرتے ہوئے جب کہ ابھی منزل دُور ہو بہت تیزی سے قدم اٹھاتا ہے اور بار بار توجہ کرتا ہے کہ کہیں دن غروب نہ ہو

جائے۔ اس کیفیت سے آپؑ نے آخری عمر میں کاموں کے بوجھ زیادہ بڑھا لیے اور زیادہ اس احساس کے ساتھ کہ جو کچھ بھی اب مجھ سے ممکن ہے میں کرلوں، ان کی ذمہ داریاں ادا فرمائیں۔ پس انصار کا ایک یہ پہلو ہے جو پیشِ نظر رہنا چاہیے۔

دوسرا یہ کہ انصار کی ذمہ داریوں میں طبعی طور پر ان سے نچلی تمام نسلوں کی ذمہ داریاں داخل ہیں۔ بچوں کی تربیت میں بھی انصار سب سے اچھا کردار ادا کر سکتے ہیں۔ خواتین کی تربیت میں بھی انصار سب سے اچھا کردار ادا کر سکتے ہیں اس میں بالعموم نفس کی ملونی کا خطرہ باقی نہیں رہتا۔ اس پہلو سے مجلس انصاراللہ کو مستعد بھی ہونا چاہیے اور اپنی ذیلی تنظیموں کی تربیت پر بھی نظر رکھنی چاہیے۔''

(سبیل الرشاد جلد سوم صفحہ 426-427)

انصار کی تین اہم ذمہ داریاں

مجلس انصاراللہ جرمنی کے سالانہ اجتماع 2007ء کے موقع پر اپنے پیغام میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے انصاراللہ کو ان کی تین اہم ذمہ داریوں کی طرف متوجہ فرمایا یعنی

1۔ قیام نماز 2۔ قرآن کریم سیکھنا اور سکھانا 3۔ تربیت اولاد

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''انصاراللہ کی سب سے اہم ذمہ داری پنجوقتہ نمازوں کا قیام ہے۔ قرآن کریم نے مومنوں کی سب سے پہلی یہی علامت بیان فرمائی ہے کہ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ یعنی وہ نمازوں کو قائم کرتے ہیں۔ اس کو ضائع نہیں ہونے دیتے۔... انصاراللہ نے نمازوں کے قیام کے لیے اپنی ذمہ داریاں ادا کرنی ہیں۔ خود بھی پنجوقتہ نمازوں پر قائم ہوں اور اپنی بیویوں اور اولادوں کو بھی اس کا عادی بنائیں۔ پانچوں نمازیں وقت پر ادا کریں اور انہیں ہرگز ضائع نہ کریں۔ نمازیں بار بار پڑھیں اور اس خیال سے پڑھیں کہ آپ ایسی طاقت والے کے سامنے کھڑے ہیں کہ اگر اس کا ارادہ ہو تو ابھی قبول کرلیوے۔ یہ آپ کی نسلوں کی روحانی پاکیزگی کی ضمانت ہے۔ دنیا کے گند اور آلائشوں سے بچانے کا ذریعہ ہے۔ یہ سیئات کو دور کرتی ہے۔

دوسری اہم ذمہ داری انصاراللہ کی یہ ہے کہ وہ خود بھی قرآن کریم سیکھیں اور اپنی اولادوں کو بھی سکھائیں۔ اور پھر ہر گھر میں تلاوت قرآن کا اہتمام اور التزام ہو۔ اگر آپ خود روزانہ اس کی تلاوت کریں گے تو آپ کے بچے اس سے نیک اثر لیتے ہوئے تلاوت کے عادی بن جائیں گے۔...

تیسری ذمہ داری بچوں کی تربیت ہے۔ یہ بھی انصاراللہ کا کام ہے کہ وہ احمدی بچوں کی تربیت کی فکر کریں۔...... تربیت کے مضمون میں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ ماں باپ جتنی مرضی زبانی تربیت کریں اگر ان کا اپنا نمونہ اور کردار ان کے قول کے مطابق نہیں تو بچوں کی تربیت نہیں ہوسکتی...... گھروں میں نظام جماعت کے خلاف باتیں نہ ہوں جن سے بچوں کی تربیت پر بُرا اثر پڑے...... اگر آپ نے اپنے بچوں کو احمدیت، حقیقی اسلام پر قائم رکھنا ہے تو ان کے دلوں میں خلافت احمدیہ اور نظام جماعت کی محبت اور احترام پیدا کریں اور یہ تبھی ہوگا جب یہ محبت اور احترام آپ کے دلوں اور آپ کے عملی نمونہ سے پھوٹ رہا ہوگا۔

(سبیل الرشاد جلد چہارم صفحہ 187 تا 189)

انصاراللہ سے خلیفہ وقت کی توقعات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک پیغام میں انصار بھائیوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرمایا:

''جماعت کی ذیلی تنظیموں کے نظام میں انصاراللہ کی تنظیم ایسی ہے جس کے ممبران اپنی اس عمر کو پہنچ جاتے ہیں جس میں انسان کو اپنی زندگی کے انجام کے آثار نظر آنا شروع ہوجاتے ہیں اور بڑی تیزی سے اس انجام کی طرف قدم بڑھتے چلے جاتے ہیں۔... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو عبادت کا مغز قرار دیا ہے۔ اس میں سب دُعائیں آجاتی ہیں۔ اگر کلمہ طیبہ مسلمان ہونے کا زبانی اقرار ہے تو نماز اس کی عملی تصویر ہے۔...

دوسری بات قرآن کریم کی تلاوت، احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ ہے۔ ہر مرتبہ پڑھنے سے نئے نئے معنی کھلتے ہیں۔...

تیسری بات دین کی خاطر مالی قربانیوں کی طرف توجہ دینا ہے۔ میں نے صف دوم کے انصار کو نظام وصیت میں شامل ہونے کی طرف توجہ دلائی تھی۔ ہر مجلس کی سطح پر اس کے لیے کوشش ہونی چاہیے۔ اس نظام میں شامل ہونے والوں کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی دُعائیں کی ہیں۔ اسی طرح دوسری مالی تحریکات بھی ہیں۔ ان میں بھی حصہ لیں اور اس حوالے سے اپنا جائزہ لیں کہ کیا ہم انصاراللہ ہونے کا حق ادا کررہے ہیں؟

انصاراللہ کا ایک اور اہم کام خلافت سے وابستگی اور اُس کے استحکام کے لیے کوشش کرنا ہے۔ جماعت اور خلافت ایک وجود کی طرح ہیں۔ افراد جماعت اس کے اعضاء ہیں تو خلیفۂ وقت دل و دماغ کے طور پر ہیں۔ کیا کبھی ایسا ممکن ہوا ہے کہ انسانی دماغ ہاتھ کو کوئی حکم دے اور ہاتھ اُسے ردّ کرکے اپنی مرضی کے مطابق حرکت کرے۔ اگر آپ اس تعلق کو سمجھ جائیں اور اگر یہ سوچ ہر ایک میں پیدا ہوجائے تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ کوئی فرد جماعت اپنے فیصلوں اور اپنے علمی نکتوں اور اپنے عملوں پر اصرار کریں۔ پس آپ کی ہر حرکت و سکون خلیفۂ وقت کے تابع ہونی چاہیے۔

انصاراللہ کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ آپ کے عملی نمونے اور پاک تبدیلیاں دوسری تنظیموں اور افراد جماعت سے بڑھ کر ہونی چاہئیں۔ ہمارے بڑوں نے انصاراللہ ہونے کا حق ادا کیا اور بے نفس ہوکر دین کی خاطر قربانیاں کیں تو آج ہمارا فرض ہے کہ ایک جُہدِ مسلسل اور دُعاؤں کے ساتھ اپنے پیچھے آنے والوں کے لیے نیکی کے راستے ہموار کرتے جائیں۔ اس لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس نصیحت کو پلے باندھ لیں۔ آپؑ فرماتے ہیں:

''بیعت کی حقیقت یہی ہے کہ بیعت کنندہ اپنے اندر سچی تبدیلی اور خوفِ خدا اپنے دل میں پیدا کرے اور اصل مقصود کو پہچان کر اپنی زندگی میں ایک پاک نمونہ قائم کرکے دکھاوے۔ اگر یہ نہیں تو پھر بیعت سے کچھ فائدہ نہیں۔''

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنی زندگیاں اس نہج پر چلانے والے ہوں۔ آمین''

(ماہنامہ انصاراللہ ربوہ اکتوبر 2010ء صفحہ 8-9)

تقریر برموقع سالانہ اجتماع انصاراللہ برطانیہ 2022ء

دورِ خلافت خامسہ میں مجلس انصاراللہ برطانیہ کی ترقیات

(ڈاکٹر سر افتخار احمد ایاز KBE)

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے 26 جولائی 1940ء کو اپنے خطبہ جمعہ میں مجلس انصاراللہ کے قیام کا اعلان فرمایا۔ دراصل جماعت احمدیہ میں ذیلی تنظیموں کا قیام سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی خداداد ذہانت و فطانت اور علمی و انتظامی صلاحیتوں کا آئینہ دار ہے۔ آپ نے افراد جماعت کے مردوزن و بچوں کو اپنی عمر کے لحاظ سے ذیلی تنظیموں میں تقسیم کر کے ان کی روحانی، اخلاقی، معاشی، معاشرتی اور جسمانی ترقی کے سامان منظّم صورت میں پیدا فرما دیے۔ یہ حضرت مصلح موعودؓ کا جماعت پر عظیم الشان احسان ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ ذیلی تنظیموں کے قیام کی غرض یوں بیان فرماتے ہیں:

''ان مجالس کا قیام میں نے تربیت کی غرض سے کیا ہے۔ ......ان مجالس پر دراصل تربیتی ذمہ داری ہے۔ یاد رکھو کہ اسلام کی بنیاد تقویٰ پر ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ ایک شعر لکھ رہے تھے۔ ایک مصرع آپ نے لکھا کہ

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے

اسی وقت آپؑ کو دوسرا مصرع الہام ہوا جو یہ ہے کہ

اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

اس الہام میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ اگر جماعت تقویٰ پر قائم ہو جائے تو پھر وہ خود ہر چیز کی حفاظت کرے گا۔...... پس مجلس انصاراللہ...... کا کام یہ ہے کہ جماعت میں تقویٰ پیدا کرنے کی کوشش کریں۔'' (سبیل الرشاد جلد اوّل صفحہ 51 تا 55)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے جماعت کو توجہ دلائی کہ وہ پانچ کام ہیں جن کو ہر فردِ جماعت کو پیش نظر رکھنا چاہیے اور سب سے زیادہ انصاراللہ کو اس پر توجہ دینی چاہیے اور وہ کام یہ ہیں: نمبر ایک تبلیغ کرنا، نمبر دو قرآن پڑھنا، نمبر تین شرائع کی حکمتیں بیان کرنا، نمبر چار اچھی تربیت کرنا، اور نمبر پانچ قوم کی دنیاوی کمزوریوں کو دور کر کے اسے ترقی کے میدان میں بڑھانا۔ آپ نے اس بات پر بڑا زور دیا کہ اگر یہ پانچ باتیں آپ میں پیدا ہو گئیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ ہماری ترقی کی رفتار کئی گنا بڑھ جائے گی۔ آپ نے وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ آخرین کا بھی یہی کام ہے جو صحابہ نے کیا اور صحابہ کے یہی پانچ اہم کام تھے اور یہی ہم نے کرنے ہیں۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 21 صفحہ 278)

مجلس انصاراللہ برطانیہ کی سنہری تاریخ کے ذکر کو وقت کی رعایت کی وجہ سے چھوڑتے ہوئے صرف ''دورِ خلافت خامسہ میں مجلس انصاراللہ برطانیہ کی عظیم الشان ترقیات'' کے حوالہ سے چند باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کا یہ عظیم الشان احسان اور مجلس انصاراللہ برطانیہ کی خوش قسمتی ہے کہ ہمیں اپنے دل و جان سے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی براہ راست نگرانی اور نگہداشت حاصل ہے۔ دنیا کے کسی ملک کی مجلس انصاراللہ کو یہ اعزاز حاصل نہیں کہ اُس کے اراکین ہمیشہ خلیفہ وقت کا دیدار اور اُس کی قربت کے فیض سے مستفیض ہوتے ہوں، پنج وقتہ نمازوں میں اُس کے دیدار کی لذت حاصل کرتے ہوں۔ پیارے آقا کے دورِ مبارک میں مجلس انصاراللہ برطانیہ کے ہر شعبہ میں بے حد اضافہ ہوا ہے، اور جملہ اراکین نے انصاراللہ کے حوالہ سے خاص تائید و نصرت ملاحظہ کی ہے۔ خدا تعالیٰ کی عطا کردہ فراست کے ساتھ حضور انور نے مجلس انصاراللہ برطانیہ کی جو مسلسل راہنمائی فرمائی اس کے نتیجہ میں مجلس انصاراللہ برطانیہ عظیم الشان ترقیات کی منازل طے کرتی چلی جا رہی ہے۔

(الف) خلافت خامسہ کے دور میں مجلس انصاراللہ برطانیہ کی تجنید 1800 سے بڑھ کر بفضلہٖ تعالیٰ 6000 ہزار کے قریب ہو چکی ہے۔

(ب) مجلس انصاراللہ برطانیہ کا مالی بجٹ 75,000.00 سے بڑھ کر بفضلہٖ تعالیٰ قریباً 8 لاکھ پاؤنڈ ہو چکا ہے۔

(ج) اسی طرح مخصوص مالی تحریکات کے تحت Masroor Eye Institute بورکینا فاسو کا قیام جس پر اب تک 5.1 ملین پاؤنڈ خرچ ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ کئی فلاحی کام سرانجام دینے کی توفیق ملی ہے۔ سینکڑوں نابینا افراد نے Gift of Sight سے بینائی حاصل کی ہے۔ افریقہ میں ماڈل دیہات تعمیر کرنے، صاف پانی فراہم کرنے کے لیے واٹر پمپ لگانے، پرانے واٹر پمپ کی مرمت کا کام اور پاکستان میں نئے کنویں لگانے کا پروگرام بہت کامیابی سے چل رہا ہے۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت قیادت و راہنمائی میں مجلس انصاراللہ برطانیہ کو اپنے مرکزی دفتر ''سرائے ناصر'' کی خرید و افتتاح کی سعادت نصیب ہوئی۔ اپریل 2019ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لندن سے اسلام آباد منتقل ہوئے تو مجلس انصاراللہ برطانیہ نے خلیفۃ المسیح کے قرب کی چاہ میں مسجد فضل کے سامنے واقع سرائے انصار کی طرح اسلام آباد کے نواح میں بھی ایک مہمان سرائے کی خرید کا منصوبہ بنایا۔ چنانچہ اسلام آباد کے قرب میں واقع شہر فارنہم میں ایک عمارت دیکھی گئی۔ 4 مئی 2019ء کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منظوری عطا فرمائی اور دسمبر 2019ء کو یہ عمارت مجلس انصاراللہ کے نام ہو گئی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔ خریداری کے معاً بعد تزئین و آرائش کے کام کا آغاز کر دیا گیا اور جب یہ مرحلہ مکمل ہوا تو ہر چند کہ حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 22؍مارچ 2020ء کو عمارت کا نام ''سرائے ناصر'' عطا فرما دیا لیکن اُن دنوں کورونا وبا کی شدت کے باعث افتتاح نہیں کیا جا سکتا تھا۔ یہ افتتاح امسال حضور انور نے از راہ شفقت 5؍فروری 2022ء کو فرمایا۔ الحمدللہ

پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس انصاراللہ کو تبلیغ کے نئے ذرائع اختیار کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ہدایت فرمائی کہ چیریٹی واک اور شہری انتظامیہ کے ساتھ مل کر شہروں میں درخت لگائے جائیں۔ اس کے لیے حضور انور نے چھوٹے چھوٹے شہروں اور دیہات کو ترجیح دینے کی نصیحت کی۔ چنانچہ تمام مجالس حضور انور ایدہ اللہ کی اس نصیحت پر عمل کرتے ہوئے ان دونوں سکیموں کو اپنے لائحہ عمل میں شامل کر چکی ہیں۔ اور انصاراللہ مختلف شہروں میں ہزاروں درخت لگا چکی ہے اور یہ سلسلہ جاری ہے۔

مجلس انصاراللہ برطانیہ ہر سال ایک مرکزی اور چار ریجنل سطح پر چیریٹی واک برائے امن کا اہتمام کرتی ہے۔ اپنی اس سکیم کو پُرکشش بنانے اور جلسہ سالانہ کے شاملین کو اپنی کاوشوں سے آگاہ کرنے اور لوگوں کو اس بابرکت سکیم کی طرف متوجہ کرنے کے لیے جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر خوبصورت نمائش کا اہتمام کیا جاتا ہے جس میں اب تک منعقد ہونے والی چیریٹی واک کی تفاصیل، تصویری خبرنامہ اور چیریٹی کے نتیجے میں حاصل ہونے والے ثمرات کو دیدہ زیب طریق پر پیش کیا جاتا ہے۔ اس چیریٹی واک سے مجلس انصاراللہ کو ایک ملین پاؤنڈز سے زائد کی آمد ہوتی ہے جو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فیصلہ کے مطابق چیریٹی تنظیموں میں تقسیم کر دی جاتی ہے۔ برطانیہ کی 260 چیریٹی تنظیمیں مجلس انصاراللہ برطانیہ کے پاس رجسٹرڈ ہیں۔ اس واک میں مختلف اراکین پارلیمنٹ، میئرز اور مختلف سیاسی مذہبی لیڈروں کے علاوہ متعدد کونسلرز اور دیگر اہم شخصیات شامل ہوتی ہیں۔ اس سال چیریٹی واک میں مختلف علاقوں کے میئر، ممبر آف پارلیمنٹ اور معروف شخصیات شامل ہوئیں۔ شاملین کی تعداد 11 صد سے زائد تھی اور ایک ملین پاؤنڈ سے زائد رقم جمع ہونے کی توقع ہے۔

امر واقعہ یہ ہے کہ مجلس انصاراللہ برطانیہ کو خدمت دین اور خدمت انسانیت کی جو بھی توفیق عطا ہو رہی ہے یہ خلفائے احمدیت کی بابرکت رہنمائی اور اطاعت سے سرشار ہو کر خدمت میں مصروف ہو جانے والے رضا کار انصار کی انتھک کاوشوں کا ثمر ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ جماعت احمدیہ کی ترقیات کا راز یہی ہے کہ اپنے امام کے اشارے کو دیکھیں اور لبّیک کہتے ہوئے اپنے امام کی توقعات کے مطابق دعاؤں کے ساتھ ایسی کوششوں میں مصروف ہو جائیں جو بالآخر اُنہیں کامیابی سے ہمکنار کر دیں۔ خلافت خامسہ کے اس مبارک دور میں مجلس انصاراللہ برطانیہ کے ہر ایک شعبہ میں ایک غیر معمولی برکت نظر آتی ہے۔ ان برکات اور ترقیات کی پیمائش کا ایک ذریعہ سالانہ اجتماعات بھی ہیں۔ 2003ء کے مجلس انصاراللہ برطانیہ کے سالانہ اجتماع اور آج کے سالانہ اجتماع کا موازنہ کیا جائے تو اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت ہر لحاظ سے غیر معمولی نظر آتی ہے۔

2003ء کے سالانہ اجتماع میں 72 مجالس سے 932 انصار نے شرکت کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے بابرکت دور خلافت کا یہ پہلا اجتماع تھا جس کے اختتامی اجلاس سے حضور انور نے خطاب فرمایا۔

2003ء میں منعقد ہونے والی مجلس انصاراللہ برطانیہ کی سالانہ مجلس شوریٰ سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے خطاب فرمایا جس میں حضور انور نے انصار کو اُن کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ نمائندگان مجلس شوریٰ میں پاس ہونے والی تجاویز پر سارا سال عمل درآمد کروانے کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔

اسی سال حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس انصاراللہ برطانیہ کے لیے ایک رسالہ ''انصارالدین'' کی منظوری بھی عطا فرمائی۔ اور ''سبیل الرشاد'' کا انگریزی ترجمہ کرنے کی ہدایت بھی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ''انصارالدین'' باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے اور ''سبیل الرشاد'' کا ترجمہ ہو چکا ہے۔

2004ء میں مجلس انصاراللہ برطانیہ کے تحت شعبہ تعلیم القرآن کا اجرا کیا گیا۔ حضور انور ایدہ اللہ کے ایک خطبہ جمعہ کی روشنی میں انصار نے قرآن کریم کا ترجمہ سکھانے کی کلاسوں کے انعقاد کی ذمہ داری قبول کر لی۔ اسی سال کے دوران حسب ضرورت روزانہ یا ہفتہ وار یہ کلاسیں 21 مقامات پر منعقد ہونے لگیں جن میں شرکاء کی تعداد چار صد سے متجاوز تھی۔ قرآن مجید کے انگریزی اور اُردو میں لفظی و بامحاورہ ترجمہ کا ہر پارہ الگ الگ شائع کرنے کی توفیق نصیب ہوئی۔ الحمدللہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت اکتوبر 2004ء میں مجلس انصاراللہ برطانیہ کو ہارٹلے پُول میں مسجد کی تعمیر کی ذمہ داری عطا فرماتے ہوئے 5 لاکھ پاؤنڈ اکٹھے کرنے کا ٹارگٹ دیا تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے 6 لاکھ 84 ہزار پاؤنڈ اکٹھے کیے گئے اور مسجد کی تعمیر کے بعد 11 نومبر 2005ء کو حضور انور نے اس کا افتتاح فرمایا۔ کارڈف CARDIF میں بھی مجلس انصاراللہ کو مسجد بنانے کی توفیق مل رہی ہے۔ اور وہ ان شاءاللہ جلد مکمل ہو جائے گی۔

2011ء میں جب ایک امریکی پادری نے قرآن کریم اور آنحضور ﷺ کے خلاف ہرزہ سرائی کی تو سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 25 مارچ 2011ء کے خطبہ جمعہ میں جماعت احمدیہ کو اسلام کے حقیقی پیغام اور آنحضور ﷺ کی سیرت مقدّسہ کو دنیا کے ہر خطّہ میں متعارف کروانے کا لائحہ عمل دیا۔ مجلس انصاراللہ برطانیہ نے بھی اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے غیر معمولی مساعی کی توفیق پائی۔ شعبہ تبلیغ کے تحت متعدد ریجنل مجالس سوال و جواب منعقد کرنے کے علاوہ مختلف دیہات اور قصبوں کے سکولوں، کالجوں اور لائبریریوں میں قرآن کریم سے متعلق نمائشوں کا انعقاد کیا گیا۔

2012ء میں لندن میں اولمپک گیمز کے موقع پر مجلس انصاراللہ برطانیہ کی خصوصی توجہ تبلیغ کی طرف رہی۔ اس موقع پر خصوصی پوسٹ کارڈز بھی شائع کروائے گئے تھے جو چار لاکھ کی تعداد میں تقسیم کیے گئے۔ دس ہزار کی تعداد میں دو کتب World Crisis اور Pathway to Peace تقسیم کی گئیں جبکہ کتاب Life of Muhammad ساڑھے بارہ ہزار کی تعداد میں تقسیم کی گئی۔

الٰہی تائید یافتہ روحانی قیادت کی حامل متقیوں کی جماعت کی خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ دنیاوی حالات کیسے بھی مشکل کیوں نہ ہوں اور راہوں میں کیسے ہی کٹھن مراحل درپیش ہوں اُن جماعتوں کا ہر قدم کامیابی کی نئی منازل طے کرتے ہوئے اپنی منزل مقصود کی طرف رواں دواں رہتا ہے۔ چنانچہ عالمی وبا ''کووڈ'' کے پیش نظر جب حکومت نے لاک ڈاؤن میں نرمی شروع کی اور حفاظتی انتظامات ملحوظ رکھتے ہوئے عوامی اجتماعات کی اجازت دی جانے لگی تو جماعت احمدیہ کے امام سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے مطابق اگست 2021ء میں جماعت احمدیہ برطانیہ نے اپنے سالانہ جلسے کا محدود پیمانے پر کامیابی سے انعقاد کیا۔ پھر پیارے آقا کی منظوری سے اور آپ کی رہنمائی میں خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ ذیلی تنظیموں کے سالانہ اجتماعات بھی مخصوص حالات کو مدّنظر رکھتے ہوئے منعقد ہوئے۔ چنانچہ مجلس انصاراللہ برطانیہ کا اڑتیسواں سالانہ اجتماع 11 اور 12 ستمبر 2021ء کو مسجد بیت الفتوح اور اس سے

ملحقہ طاہر ہال میں منعقد کیا گیا۔
اس اجتماع کا مرکزی پروگرام سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی اجلاس سے خطاب تھا جو حضور انور نے اسلام آباد میں قائم کیے جانے والے ایم ٹی اے سٹوڈیو سے virtually براہ راست ارشاد فرمایا اور اس خطاب کے ساتھ ہی ایم ٹی اے سٹوڈیو اسلام آباد کا باقاعدہ افتتاح بھی عمل میں آیا۔ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پُر معارف اور بابرکت خطاب میں فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقع پر فرمایا کہ انبیاء کو بھی جب من انصاری الی اللّٰہ (یعنی کون ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف لے جانے میں میرے مددگار ہوں) کہنا پڑا تو اس لیے کہ عظیم اور بڑے کاموں کو چلانے کے لیے مددگاروں کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ قانون قدرت ہے کہ جو کام بہت سے لوگوں کے کرنے کا ہو، اُسے احسن رنگ میں کرنے کے لیے بہت سے لوگ چاہئیں۔ اور باوجود اس کے کہ انبیاء توکّل کے اعلیٰ معیار پر ہوتے ہیں، تحمّل اور مجاہدات کے اعلیٰ معیار پر ہوتے ہیں، وہ اسی قانونِ قدرت کے مطابق مددگاروں کو بلاتے ہیں۔
حضور انور نے فرمایا کہ پس آپ جو اپنے آپ کو انصاراللہ کہتے ہیں اس بات کو ہر وقت سامنے رکھیں کہ انصاراللہ تبھی کہلا سکتے ہیں جب اس زمانے کے امام، اللہ تعالیٰ کے فرستادے مسیح موعود اور مہدی معہود کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اور اس کی روح کو سمجھتے ہوئے نحن انصاراللّٰہ کا نعرہ لگائیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں تکمیلِ اشاعتِ دین یعنی تبلیغِ اسلام کا عظیم کام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپرد کیا ہے اور یہی کام کرنے کی حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی جماعت کے افراد سے توقع کی ہے اور انصاراللہ کو سب سے بڑھ کر اس کا مخاطب اپنے آپ کو سمجھنا چاہیے۔ پس ہمیں اپنے عہد بیعت اور اپنے انصاراللہ کے عہد کو نبھانے اور حضرت مسیح موعودؑ کا مددگار بننے کے لیے اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اس عظیم کام کو سرانجام دینے کے لیے میدان میں اترنا ہوگا تبھی ہم حقیقی انصاراللہ کہلا سکتے ہیں۔ صرف منہ سے دعویٰ کر دینا کہ ہم انصاراللہ ہیں یہ کافی نہیں ہے۔ ہمیں اپنے جائزے بھی لینے ہوں گے کہ کس طرح ہم اس عظیم کام کو سرانجام دے سکتے ہیں۔ ہمیں اپنی حالتوں کو دیکھنا ہوگا کہ کیا وہ اس معیار کی ہیں جو بڑے بڑے کام سرانجام دینے کے لیے ہونی چاہئیں اور جس کی اس وقت دین کو ضرورت ہے۔
مختصر یہ کہ خلافت احمدیہ وہ نعمت عظمیٰ ہے جس کی برکت سے اور جس کی ہدایات پر عمل کرنے سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہمیشہ کامیابیاں ہی عطا فرمائی ہیں چنانچہ حضور انور کی ہدایات کے مطابق لیفلٹس کی تقسیم اور بسوں پر دیے جانے والے محبت کے پیغام، نیز قرآن کریم جلانے کی دھمکی سے متعلق جماعت احمدیہ کے پُرامن ردّعمل، شجرکاری، تبلیغی سیمینار، مجالس سوال و جواب، کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مطالعہ وغیرہ کئی ایسے پروگرام ہیں جو بطور نمونہ پیش کیے جاسکتے ہیں۔ یہ سب امور ہمیں خلافت کا مزید فرمانبردار بناتے ہیں۔ انہی امور میں ایک آج کا اجتماع بھی ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ مجلس انصاراللہ برطانیہ ترقیات کی جن نئی راہوں پر قدم مارتے ہوئے اپنے امام کی براہ راست راہنمائی میں خدا تعالیٰ کے افضال کا مشاہدہ کر رہی ہے اس کا ایک خوبصورت اور جامع اظہار اِس طرح سے بھی ہو رہا ہے کہ مجلس اپنا 39واں سالانہ اجتماع نہایت کامیابی اور کامرانی کے ساتھ آج یہاں منعقد کرنے کی توفیق پا رہی ہے اور ہم سب اس پنڈال میں ذکر الٰہی اور معارف اسلام کو سیکھنے کے لیے جمع ہیں۔ مجلس انصاراللہ برطانیہ کو کامیابی سے ترقیات کی نئی منزلوں کی طرف گامزن کرنے میں محترم ڈاکٹر چودھری اعجاز الرحمٰن صاحب صدر مجلس انصاراللہ برطانیہ اور آپ کی تمام مجلس عاملہ کا بھی بہت عمل دخل ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجلس انصاراللہ برطانیہ کو خلیفۂ وقت کا سلطان نصیر بنائے اور ہم اسلام کے صحیح نمائندے بنیں۔
آخر میں پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مجلس انصاراللہ برطانیہ کو کی گئی چند نصائح بیان کرنا ضروری خیال کرتا ہوں۔ ان نصائح پر عمل کرنا ہم سب کی بنیادی ذمہ داری اور فرض ہے۔ ان پر کامل طور پر گامزن ہونے کے ثمرات ہم اپنی زندگیوں میں مشاہدہ کریں گے اور ہماری آنے والی نسلیں اسلام احمدیت کے حصار میں پروان چڑھیں گی۔ ان شاءاللہ
حضور انور نے انصار کو ان کی اہم ذمہ داری کی طرف یوں متوجہ فرمایا:
’’انصاراللہ کا ایک اور اہم کام خلافت سے وابستگی اور اُس کے استحکام کے لیے کوشش کرنا ہے۔ جماعت اور خلافت ایک وجود کی طرح ہیں۔ افراد جماعت اس کے اعضاء ہیں تو خلیفہ وقت دل و دماغ کے طور پر ہیں۔ کیا کبھی ایسا ممکن ہوا ہے کہ انسانی دماغ ہاتھ کو کوئی حکم دے اور ہاتھ اُسے ردّ کر کے اپنی مرضی کے مطابق حرکت کرے۔ اگر آپ اس تعلق کو سمجھ جائیں اور اگر یہ سوچ ہر ایک میں پیدا ہو جائے تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ کوئی فرد جماعت اپنے فیصلوں اور اپنے علمی نکتوں اور اپنے عملوں پر اصرار کرے۔ پس آپ کی ہر حرکت و سکون خلیفۂ وقت کے تابع ہونی چاہیے۔ انصاراللہ کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ آپ کے عملی نمونے اور پاک تبدیلیاں دوسری تنظیموں اور افراد جماعت سے بڑھ کر ہونی چاہئیں۔ ہمارے بڑوں نے انصاراللہ ہونے کا حق ادا کیا اور بےنفس ہو کر دین کی خاطر قربانیاں کیں تو آج ہمارا فرض ہے کہ ایک جُہدِ مسلسل اور دُعاؤں کے ساتھ اپنے پیچھے آنے والوں کے لیے نیکی کے راستے ہموار کرتے جائیں۔ ...... اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنی زندگیاں اِس نہج پر چلانے والے ہوں۔‘‘ (رسالہ انصاراللہ ربوہ اکتوبر 2010ء)
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس انصاراللہ برطانیہ کے سالانہ اجتماع 2018ء سے بصیرت افروز خطاب میں انصار بھائیوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:
’’آجکل دنیا جس تیزی سے خدا تعالیٰ کو بھلا رہی ہے اس کی اصلاح صرف اور صرف حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت ہی کر سکتی ہے جن کو اس کام کے لیے اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں بھیجا ہے۔ اگر پُرانے احمدی اس اہمیت کو نہیں سمجھیں گے اور یہاں آ کر شکر گزاری کی بجائے دنیا میں ڈوب جائیں گے، اپنے بچوں کے لیے مثالیں قائم نہیں کریں گے تو اللہ تعالیٰ اور مخلصین حضرت مسیح موعودؑ کو عطا فرما دے گا اور عطا فرما رہا ہے۔ دنیا میں ہر جگہ وہی لوگ ہوں گے جو دین کا علَم اور جھنڈا اٹھانے والے ہوں گے، حقیقی انصاراللہ ہوں گے۔ پس اس بات کو ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ اگر ان لوگوں میں شامل ہونا ہے اور اپنی نسلوں کو ان لوگوں میں شامل کرنا ہے جن کی اللہ تعالیٰ پروا کرتا ہے تو پھر اپنی نمازوں کی، اپنی عبادتوں کی حفاظت کرنی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بات کی توفیق عطا فرمائے۔‘‘ آمین
(بحوالہ خطاب فرمودہ 30 ستمبر 2018ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل مورخہ یکم فروری 2019ء)

تقریر برموقع سالانہ اجتماع انصار اللہ برطانیہ 2022ء

میرے فرقہ کے لوگ علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے

(راجہ برھان احمد قائد تعلیم مجلس انصار اللّٰہ برطانیہ)

حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں

’’خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رُو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلا آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ مَیں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

سو اے سُننے والو! اِن باتوں کو یاد رکھو۔ اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہو گا۔‘‘

(تجلیات الٰہیہ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 409 تا 410)

عرفان اور معرفت

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے علم اور معرفت کا فرق یوں بیان فرمایا ہے:

’’عرفان اور معرفت عربی کے لفظ ہیں جو قریباً قریباً علم کے مترادف ہیں، مگر علم اور ان میں ایک فرق ہے اور وہ یہ کہ علم میں یہ بات پائی جاتی ہے کہ وہ بغیر کوشش اور تدبیر کے بھی حاصل ہو جاتا ہے مگر عرفان غور اور فکر سے حاصل ہو سکتا ہے اور گو علم کا لفظ عرفان کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے مگر عرفان کے معنوں میں یہ شرط پائی جاتی ہے کہ غور اور فکر کے بعد حاصل ہو۔ گویا ان میں عموم اور خصوص کی نسبت ہے۔ علم عام ہے اور عرفان خاص۔‘‘

(عرفان الٰہی۔ انوار العلوم جلد 4 صفحہ 343)

ہم ایسے مبارک وجود کس طرح بن سکتے ہیں؟

ایک طالب علم نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ سے آن لائن ملاقات کے دوران یہ سوال کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے کہ ’’میرے فرقہ کے لوگ علم و معرفت میں کمال حاصل کریں گے اور اپنی سچائی، دلائل اور نشانات کے ذریعہ لوگوں کے منہ بند کر دیں گے۔‘‘ پیارے حضور! ہم ایسے مبارک وجود کس طرح بن سکتے ہیں؟

حضور انور نے فرمایا کہ دیکھیں، کسی بھی چیز کو حاصل کرنے کے لیے آپ کو خوب محنت کرنی پڑتی ہے۔ اگر ایک طالب علم محنتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے والا ہے اور ایک دوسرا طالب علم ہے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتا، دونوں اپنے علم اور فہم و ادراک کو بڑھانے میں خوب محنت اور لگن سے کام کر رہے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کو اس کا اجر دے گا۔ کیونکہ دونوں اپنے اپنے ہدف کو حاصل کرنے کے لیے محنت کر رہے ہیں۔ لیکن ایک ایسا آدمی جو مذہبی آدمی ہے، جو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے اور جو سمجھتا ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت سے تعلق رکھتا ہے جن سے اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ ان کے ماننے والوں کو علم اور معرفت میں خوب بڑھائے گا، پھر (اس کے حصول کے لیے) آپ کو اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی ہوگی کہ ہم دونوں اپنے ہدف کو حاصل کرنے کے لیے محنت کر رہے ہیں لیکن میں تیرے پر ایمان رکھتا ہوں، اس لیے میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ مجھے زیادہ معرفت عطا فرما اور میری محنت کا بہترین نتیجہ عطا فرما۔ اس طرح آپ بہتر نتیجہ حاصل کر سکتے ہیں۔ بصورت دیگر اگر آپ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گو نہیں ہیں اور اپنی ذمہ داریاں پوری نہیں کر رہے جو حقوق اللہ کی صورت میں آپ کو ادا کرنی چاہئیں اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل پیرا نہیں ہیں تو پھر آپ کے لیے ان چیزوں کا حصول ممکن نہیں ہے۔ اس لیے یہ مت خیال کریں کہ یہ ایک منفی پوائنٹ ہے۔ یہ ایک مثبت پوائنٹ ہے کیونکہ آپ ان تمام اہداف کا حصول صرف اس دنیا میں نہیں کر رہے ہوں گے بلکہ آخرت میں یہ سعی آپ کے لیے مددگار ثابت ہوگی۔ ان سب باتوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے اگر آپ محنت کریں گے اور جو بھی فیلڈ آپ نے اپنے لیے چنی ہے اس میں بڑھنے کی بھرپور کوشش کریں تو ان شاء اللہ تعالیٰ آپ کامیاب ہو جائیں گے اور خوب ترقی کریں گے۔ لیکن اگر آپ بددلی سے حقوق اللہ کی ادائیگی کریں گے تو پھر نتیجہ اتنا مثبت یا اچھا نہیں ہوگا جتنا آپ چاہتے ہوں گے۔ اس لیے ایک سچے مومن کے طور پر آپ کو یہ بات ذہن نشین کرنی ہوگی کہ آپ کو حقوق اللہ کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ اپنی پڑھائی کی فیلڈ میں بھی خوب محنت کرنی ہوگی۔

(3/اکتوبر 2021ء طلباء مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا سے آن لائن ملاقات)

علم و معرفت میں کمال حاصل کرنے والوں کے والدین

عام طور پر جب ہم جماعت احمدیہ میں علم و معرفت میں کمال حاصل کرنے والے افراد کا ذکر کرتے ہیں تو حضرت چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ اور محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نوبل انعام یافتہ کا ذکر کرتے ہیں۔ لیکن یہاں کیونکہ ہم

سب مجلس انصار اللہ کے ممبران ہیں اور ایک طرف جہاں ہمارا یہ فرض ہے کہ اپنے علم و معرفت میں روز بہ روز ترقی کرتے چلے جائیں تو دوسری طرف ہماری دوہری ذمہ داری اپنی اولاد کی اس طرح تعلیم و تربیت کرنا ہے کہ وہ بھی علم و معرفت کے کمالات حاصل کریں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کو پورا کرنے والے ہوں۔اس لیے یہاں ان دونوں بزرگان کے والدین کے نمونے کا ذکر کرنا زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔

زندگی موت اللہ کے ہاتھ میں ہے

حضرت چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ نے ایک مختصر سی کتاب ''میری والدہ'' تحریر فرمائی ہے۔اگر آپ نے وہ نہیں پڑھی تو ضرور پڑھیں تا آپ کو معلوم ہو کہ کس طرح کے والدین ہوتے ہیں جن کے ہاں ''محمد ظفر اللہ خان'' جیسی اولاد پیدا ہوتی ہے۔اس کتاب میں ایک طویل واقعہ درج ہے کہ ایک عورت نے حضرت چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ کی والدہ سے اس بات سے ڈراتے ہوئے کچھ مال متاع دینے کے لیے کہا اور ساتھ ہی یہ دھمکی دی کہ ورنہ تمہارا بیٹا مر جائے گا، مگر انہوں نے یہ جواب دیتے ہوئے کہ زندگی موت اللہ کے ہاتھ میں ہے اسے کچھ نہیں دیا اور کہا کہ ہاں تم غریب ہو اگر اس حوالے سے کچھ چاہیے تو ضرور دیتی ہوں۔اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ ان کے دو بیٹے یکے بعد دیگرے فوت ہوئے اور دونوں دفعہ اس عورت نے دھمکی دی۔حضرت چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ کی والدہ کا ایمان بالکل متزلزل نہیں ہوا بلکہ اللہ تعالیٰ پر کامل توکل رہا کہ زندگی اور موت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ بعد ازاں حضرت چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ کی ولادت ہوئی اور پھر دنیا نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے کیسے ان کی ماں کا نام روشن کیا۔

(ماخوذ از کتاب میری والدہ از سر محمد ظفر اللہ خان)

اپنا بیڑہ غرق کرانا چاہتے ہو تو چیک روکے رکھو

اسی طرح مکرم عبدالحمید چوہدری صاحب ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے بھائی اپنے والد صاحب کے بارے میں ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ سن ساٹھ کی دہائی میں ایک ادارہ سے انہیں 42 ہزار روپے لینے تھے لیکن دو افسران کی باہمی چپقلش کی وجہ سے اس رقم کے ملنے میں تاخیر ہو رہی تھی۔ آپ باقاعدگی سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور اپنے والد محترم چودھری محمد حسین صاحب (والد محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب) کی خدمت میں دعا کے لیے عرض کیا کرتے تھے۔ ایک روز نماز فجر کے بعد آپ کے والد صاحب نے فرمایا: ''اج تینوں اک آواز پئے گی تے تیرا کم ہو جائے گا'' (یعنی آج تمہیں کوئی آواز آئے گی اور تمہارا کام ہو جائے گا)۔

مکرم عبدالحمید چودھری صاحب بیان کرتے ہیں کہ اس روز دفتر جاتے ہوئے راستہ میں میری نظر محترم عطاء اللہ بنگوی صاحب پر پڑی جو ٹیکسی کے منتظر تھے۔مَیں نے اُنہیں اپنی کار میں بٹھا کر ان کے دفتر پہنچا دیا اور باتوں باتوں میں مذکورہ معاملہ کا ذکر کیا تو بنگوی صاحب نے کہا کہ وہ متعلقہ افسر سے بات کریں گے۔مَیں نے خیال کیا کہ اتنے بڑے بڑے لوگوں کی بات نہیں مانی گئی تو سیدھے سادے بنگوی صاحب کی بات کہاں مانی جائے گی! لیکن اسی روز مجھے اطلاع ملی کہ میرا چیک تیار ہو گیا ہے۔ دراصل بنگوی صاحب نے اس افسر سے کہا تھا کہ جس کا تم نے چیک

''میری تو یہ حالت ہے کہ اگر کسی کو درد ہوتا ہو اور میں نماز میں مصروف ہوں میرے کان میں اس کی آواز پہنچ جاوے تو میں چاہتا ہوں کہ نماز توڑ کر بھی اگر اس کو فائدہ پہنچا سکتا ہوں تو فائدہ پہنچاؤں اور جہاں تک ممکن ہے اس سے ہمدردی کروں۔ یہ اخلاق کے خلاف ہے کہ کسی بھائی کی مصیبت اور تکلیف میں اس کا ساتھ نہ دیا جاوے۔اگر تم کچھ بھی اس کے لیے نہیں کر سکتے تو کم از کم دعا ہی کرو۔اپنے تو درکنار میں تو یہ کہتا ہوں کہ غیروں اور ہندوؤں کے ساتھ بھی ایسے اخلاق کا نمونہ دکھاؤ اور ان سے ہمدردی کرو۔''

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 82,83)

روکا ہے اس کے والد ولی اللہ ہیں۔اگر اپنا بیڑہ غرق کرانا چاہتے ہو تو چیک روکے رکھو، ورنہ فوراً ادائیگی کر دو۔

(دعا اور احسان۔روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 17 نومبر 1996ء)

الٰہی میرا علم بڑھا

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''آج یہ ذمہ داری ہم احمدیوں پر سب سے زیادہ ہے کہ علم کے حصول کی خاطر زیادہ سے زیادہ محنت کریں، زیادہ سے زیادہ کوشش کریں۔ کیونکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی قرآن کریم کے علوم و معارف دیے گئے ہیں اور آپؑ کے ماننے والوں کے بارے میں بھی اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ میں انہیں علم و معرفت اور دلائل عطا کروں گا۔تو اس کے لیے کوشش اور علم حاصل کرنے کا شوق اور دعا کہ اے میرے اللہ! اے میرے رب! میرے علم کو بڑھا، بہت ضروری ہے۔ گھر بیٹھے یہ سب علوم و معارف نہیں مل جائیں گے۔اور پھر اس کے لیے کوئی عمر کی شرط بھی نہیں ہے۔تو سب سے پہلے تو قرآن کریم کا علم حاصل کرنے کے لیے، دینی علم حاصل کرنے کے لیے ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو بے بہا خزانے مہیا فرمائے ہیں ان کو دیکھنا ہوگا۔ان کی طرف رجوع کریں، ان کو پڑھیں کیونکہ آپؑ نے ہمیں ہماری سوچوں کے لیے راستے دکھا دیے ہیں۔ان پر چل کر ہم دینی علم میں اور قرآن کے علم میں ترقی کر سکتے ہیں اور پھر اسی قرآنی علم سے دنیاوی علم اور تحقیق کے بھی راستے کھل جاتے ہیں۔اس لیے جماعت کے اندر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھنے کا شوق اور اس سے فائدہ اٹھانے کا شوق نوجوانوں میں بھی اپنی دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ ہونا چاہیے۔ بلکہ جو تحقیق کرنے والے ہیں، بہت سارے طالب علم مختلف موضوعات پر ریسرچ کر رہے ہوتے ہیں، وہ جب اپنے دنیاوی علم کو اس دینی علم اور قرآن کریم

کے علم کے ساتھ ملائیں گے تو نئے راستے بھی متعین ہوں گے۔ ان کو مختلف نہج پر کام کرنے کے مواقع بھی میسر آئیں گے جو اُن کے دنیادار پروفیسر ان کو شاید نہ سکھا سکیں۔ اسی طرح جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ بڑی عمر کے لوگوں کو بھی یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ عمر بڑی ہوگئی اب ہم علم حاصل نہیں کر سکتے۔ ان کو بھی اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھیں۔ اس بارے میں پہلے بھی میں کہہ چکا ہوں۔ یہ سوچ کر نہ بیٹھ جائیں کہ اب ہمیں کس طرح علم حاصل ہوسکتا ہے۔ اب ہم کس طرح اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ نے تو لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا جو سکھائی گئی، جب یہ آیت اتری آپؐ کی عمر پچپن، چھپّن سال تھی۔ تو کہتے ہیں کہ یہ اس لیے ہے کہ مومنوں کو اس طرف توجہ کرنی چاہیے کہ ہمارے لیے بھی ہے۔ کسی بھی عمر میں علم حاصل کرنے سے غافل نہیں ہونا چاہیے اور مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ پھر اس کی تشریح کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ:

’’دنیا میں عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ بچپن سیکھنے کا زمانہ ہوتا ہے، جوانی عمل کا زمانہ ہوتا ہے اور بڑھاپا عقل کا زمانہ ہوتا ہے۔ لیکن قرآن کریم کی رو سے ایک حقیقی مومن ان ساری چیزوں کو اپنے اندر جمع کر لیتا ہے۔ اس کا بڑھاپا اسے قوّتِ عمل، اور علم کی تحصیل سے محروم نہیں کرتا۔ اس کی جوانی اس کی سوچ کو ناکارہ نہیں کر دیتی بلکہ جس طرح بچپن میں جب وہ ذرا بھی بولنے کے قابل ہوتا ہے ہر بات کو سن کر اس پر فوراً جرح شروع کر دیتا ہے اور پوچھتا ہے کہ فلاں بات کیوں ہے اور کس لیے ہے اور اس میں علم سیکھنے کی خواہش انتہا درجہ کی موجود ہوتی ہے۔ اسی طرح اس کا بڑھاپا بھی علوم سیکھنے میں لگا رہتا ہے اور وہ کبھی بھی اپنے آپ کو علم کی تحصیل سے مستغنی نہیں سمجھتا۔ اس کی موٹی مثال ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس ذات میں ملتی ہے۔ آپؐ کو پچپن، چھپّن سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ الہاماً فرماتا ہے کہ قُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا۔ یعنی اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تیرے ساتھ ہمارا سلوک ایسا ہی ہے جیسے ماں کا اپنے بچے کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس لیے بڑی عمر میں جہاں دوسرے لوگ بیکار ہو جاتے ہیں اور زائد علوم اور معارف حاصل کرنے کی خواہش ان کے دلوں سے مٹ جاتی ہے اور ان کو یہ کہنے کی عادت ہو جاتی ہے کہ ایسا ہوا ہی کرتا ہے، تجھے ہماری ہدایت یہ ہے کہ ہمیشہ خدا تعالیٰ سے دعا کرتا رہ کہ خدایا میرا علم اور بڑھا، میرا علم اور بڑھا۔ پس مومن اپنی زندگی کے کسی مرحلے میں بھی علم سیکھنے سے غافل نہیں ہوتا بلکہ اس میں وہ ایک لذّت اور سرور محسوس کرتا ہے۔ اس کے مقابل میں جب انسان پر ایسا دَور آجاتا ہے جب وہ سمجھتا ہے میں نے جو کچھ سیکھنا تھا سیکھ لیا ہے اگر میں کسی امر کے متعلق سوال کروں گا تو لوگ کہیں گے کیسا جاہل ہے اسے ابھی تک فلاں بات کا بھی پتہ نہیں تو وہ علم حاصل کرنے سے محروم رہ جاتا ہے۔ دیکھو حضرت ابراہیم علیہ السلام بڑی عمر کے آدمی تھے مگر پھر بھی کہتے ہیں رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں کہا کہ ابراہیم! تُو تو پچاس ساٹھ سال کا ہو چکا ہے اور اب یہ بچوں کی سی باتیں چھوڑ دے۔ بلکہ اس نے بتایا کہ ارواح کس طرح زندہ ہوا کرتی ہیں۔ پس ہر عمر میں علم سیکھنے کی تڑپ اپنے اندر پیدا کرنی چاہیے۔ اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتے رہنا چاہیے کہ الٰہی میرا علم بڑھا۔ کیونکہ جب تک انسانی قلب میں علوم حاصل کرنے کی ہر وقت پیاس نہ ہو اس وقت تک وہ کبھی ترقی حاصل نہیں کر سکتا۔‘‘ (تفسیر کبیر جلد پنجم صفحہ 469-470)

(خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ 18؍جون 2004)

دین خدا کی آبرو تھی مقصدِ حیات

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے حضرت چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ کے بارے میں فرمایا

’’یہ پیشگوئی مختلف رنگ میں مختلف وجودوں کی شکل میں پوری ہوتی رہی مگر چودھری ظفر اللہ خاں صاحب کو خصوصیت کے ساتھ ظاہری طور پر بھی اس کو پورا کرنے کا اس رنگ میں موقع ملا کہ آپ نے اپنی سچائی کے نور اپنے دلائل اور نشانوں کی رو سے بسا اوقات سب کے منہ بند کر دیے۔ سیاست کے میدان میں بھی، وکالت کے میدان میں بھی اور تبلیغ کے میدان میں بھی ایسی عمدہ نمائندگی کی توفیق آپ کو عطا ہوئی کہ اپنے تو اپنے دشمن بھی بے ساختہ پکار اٹھے کہ اس بطل جلیل نے بلاشبہ غیروں کے منہ بند کر دیے۔‘‘

ثاقب زیروی صاحب نے کیا خوب کہا تھا:

کیا شخص تھا کہ بانٹنے آیا تھا رنگ و نور
تاریکیوں کا نام جہاں سے مٹا گیا
دین خدا کی آبرو تھی مقصدِ حیات
پہنچا جہاں بھی پیار کا دریا بہا گیا

آپ اپنی ہمتوں کو بلند کریں

حضورؒ نے اس کے بعد یہ بھی فرمایا کہ

’’یہ وہم دل سے نکال دیں کہ ایک ظفر اللہ خاں ہمیں چھوڑ کر جا رہا ہے تو آئندہ کے لیے ظفر اللہ خاں پیدا ہونے کے رستے بند ہوگئے۔ بکثرت اور بار بار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایسے عظیم الشان غلاموں کی خوشخبریاں دی گئیں جو ہمیشہ آتے چلے جائیں گے...... آپ اپنی ہمتوں کو بلند کریں، ان تقویٰ کی راہوں کو اختیار کریں جو چودھری صاحب اختیار کرتے رہے۔...... خدا تعالیٰ کی رحمتیں بے شمار ہیں، وسیع ہیں اس لیے آپ...... اولاد در اولاد کو یہ بتاتے چلے جائیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ ایک نہیں، دو نہیں بکثرت ایسے غلام عطا فرمائے گا۔...... جو عالمی شہرت حاصل کریں گے جو بڑے بڑے عالموں اور فلسفیوں کے منہ بند کر دیں گے اور قومیں ان سے برکت پائیں گی۔‘‘

اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری نسلوں کو ایسا بننے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین یارب العالمین۔